وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ
(القرآن)

كتاب
تسہیل الادب فی لسان العرب

عربی کا معلّم
جدید

اوّل

مصنّفہ
مولوی عبد الستّار خان

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

قرآن و حدیث کی دعاؤں پر مشتمل بہترین کتاب

حصن حصین

پیدائش سے موت تک انسانی زندگی کے تمام روزمرہ اور اہم مواقع کے لیے
مسنون دعاؤں کا مجموعہ، دعاؤں کی قبولیت کے اوقات اور مقامات، فضائل دعا،
فضائل ذکر، اسماء الحسنیٰ، حج کی دعائیں، سورتوں اور آیتوں کے فضائل، غم اور خوشی
کے مسنون اعمال مستند اور آسان تشریحات کے ساتھ

ایک ایسی کتاب جس کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا ضروری ہے

تصنیف
امام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات
۱۹۰- انارکلی لاہور۲
فون : ۶۳۲۲۵۳ پاکستان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ
(القرآن)

کتاب

تسہیل الأدب فی لسان العرب

یعنی

عربی کا معلّم

جدید

اوّل

Nasreen Basith

مصنفہ

مولوی عبد الستار خان

بیت القرآن

ناشران و تاجران قرآن مجید و دیگر اسلامی کتب
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب "عربی کا معلم" حصہ اول

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
دیباچہ	۴	مشق نمبر۳	۲۵
علمائے کرام کی تقریظیں	۶	اُردو سے عربی ترجمہ	۲۶
اشارات وہدایات	۸	اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ (وحدت وجمع)	۲۷
اصطلاحات	۹	جمع سالم ومکسر	〃
اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (کلمہ کے اقسام)	۱۱	مشق نمبر۴	۳۱
معرفہ اور نکرہ	〃	اُردو سے عربی ترجمہ	〃
اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (حرف تعریف وتنکیر)	۱۴	سوالات نمبر۲	۳۲
ہمزۃ الوصل کا تلفظ	۱۵	اَلدَّرْسُ السَّادِسُ (جملہ اسمیہ)	۳۳
حروف شمسیہ وقمریہ	۱۶	ضمائر مرفوعہ منفصلہ	۳۷
مشق نمبر۱	۱۷	مشق نمبر۵	۳۸
اُردو سے عربی	۱۸	اُردو سے عربی ترجمہ	۳۹
سوالات نمبر۱	۱۹	اَلدَّرْسُ السَّابِعُ (مرکب اضافی)	۴۰
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (مرکبات)	۲۰	چند حروفِ جارہ	۴۲
مرکب توصیفی	〃	مشق نمبر۶	۴۴
مشق نمبر۲	۲۲	اُردو سے عربی	۴۵
اُردو سے عربی ترجمہ	۲۳	سوالات نمبر۳	۴۶
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ (تذکیر وتانیث)	〃	اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ	۴۷
مؤنث کی قسمیں	۲۴	مشق نمبر۷	۵۰

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (جمع مکسر کے اوزان)	۵۱	مشق نمبر۱۲ (الف)	۸۸
مشق نمبر۸	۵۶	مشق نمبر۱۲ (ب)	۸۹
اُردو سے عربی ترجمہ	۵۸	مشق نمبر۱۲ (ج)	۹۰
سوالات نمبر۴	۵۹	اردو سے عربی ترجمہ	〃
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ	۵۹	چند جملوں کی ترکیب	۹۱
(اسم کی اعرابی حالتیں)	۶۰	سوالات نمبر۷	۹۲
مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب	۶۲	اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ (فعل)	۹۳
مشق نمبر۹ (الف)	۶۶	ماضی معروف ومجہول	۹۴
مشق نمبر۹ (ب)	۶۷	مشق نمبر۱۳ (الف)	۹۹
اردو سے عربی ترجمہ	۶۸	مشق نمبر۱۳ (ب)	۱۰۰
اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ	۶۹	مشق نمبر۱۳ (ج)	۱۰۱
مرکب اضافی (سبق ۷ سے پیوستہ)	۷۰	اُردو سے عربی ترجمہ	۱۰۲
ضمیر مجرور متصل	۷۲	اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ	۱۰۳
مشق نمبر۱۰	۷۴	فعل مضارع کی گردان	〃
اُردو سے عربی	۷۷	ضمائر منصوبہ متصلہ ومنفصلہ	۱۰۵
سوالات نمبر۵	۷۸	مشق نمبر۱۴ (الف)	۱۰۷
اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ (اسماء اشارہ)	۷۹	مشق نمبر۱۴ (ب)	۱۰۸
مشق نمبر۱۱	۸۳	اردو سے عربی ترجمہ	〃
اردو سے عربی ترجمہ	〃	عربی میں ایک خط	۱۰۹
سوالات نمبر۶	۸۴	خاتمہ کتاب (جلد اول)	۱۱۱
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ	۸۵		
اسماء استفہام	۸۷		

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَلْهَمَنَا فَهْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالتِّبْیَانِ وَاَنْزَلَ لِبِعْدِ اٰیٰتِنَا قُرْاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

امابعد: کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبینِ عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو اُن کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔ عربی تعلیم کا پُرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلباء کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ طالبِ عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کر سکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ تو محض اس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتیرے شائقینِ عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے۔ اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لئے ایک معقول نصاب ہو جائے۔ سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں۔ اسباق سب آجائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصّہ ہے اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اسقدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرأۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائیگا جو اب تک زیرِ تالیف ہے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

اس حصّہ میں صرف پندرہ (۱۵) سبق ہیں مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی

کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروجہ صرف و نحو کی متعدد کتابیں پڑھ لینے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔ اس کتاب کے ہر حصّے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصّہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لئے چوتھی جماعت کے لئے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصّے بہ آسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہرحال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صُوبے کی ٹکسٹ بُک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات جن کے قبضہ میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخاب کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دُور کریں اور عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صُوبے میں علمائے کرام، معتمد جرائد و رسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں اُن کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیلِ عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اُن سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور اُن کے مفید مشوروں کا شکر گزار ہے جزاھم اللہ عنی خیر الجزاء۔

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبینِ عربی کی ترغیب کا موجب ہو اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلباء

عبدالستار خان

بھنڈی بازار ۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علمائے کرام، پروفیسران عربی، معتمد جرائد اور شیدایان عربی کے تبصرے

۱۔ حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی :۔ یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبینِ عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرۃ العلامہ مولانا مناظر احسن گیلانی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد :۔ جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اُتارا۔

۳۔ حضرۃ العلامہ مولانا خواجہ عبدالحئی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی :۔ تجربے کے طور پر طلباء کو پہلا حصہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴۔ حضرۃ العلامہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور :۔ لغتِ عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللبیب مولانا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ :۔ ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لئے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کیساتھ وقت کی ضرورت پوری کر سکے نظر سے نہیں گزری۔ مولانا عبدالستار خان ہندوستانی طلباء اور معلمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کر دی۔ ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کیجائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولانا عبدالقدیر صدیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد :۔ اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولانا محمد عبدالواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد :۔ مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبدالقادر ایم اے سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج بمبئی :۔ کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرۃ الاستاذ مولانا غلام احمد صدر مدرس مدرسۂ عربیہ جامع مسجد بمبئی :۔ ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں اسے داخل کر لی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدرآباد :۔ میں نے کتاب عربی کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگاہ حیدرآباد :۔ عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۲۔ جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی :۔ عربی گرامروں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب یحییٰ پور۔ الہ آباد :۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہیگی اور آخرت میں ثوابِ عظیم کا باعث۔

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پرمجیت ہائی سکول سلطان پور لودی :۔ پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولانا مولوی محمد صدیق کیرانوی :۔ خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلام عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپنے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اندور :۔ واقعی عربی آسان ہو گئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبار "زمیندار" لاہور :۔ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری و غیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہے نصاب میں داخل کر لیں۔ ہم پنجاب کی ٹکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلباء کو اس سے مستفید ہونیکا موقع دیا جائے۔

۱۸۔ اخبار "الجمعیۃ" دہلی :۔ "عربی کا معلم" واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اسے داخلِ نصاب کر لیں۔

۱۹۔ رسالہ "ادبی دنیا" دہلی :۔ جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جا چکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گزری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی عبدالستار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار "زمزم" لاہور :۔ تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

اشارات

۱ ۔ مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیئے جائیں گے اس طرح :

۲ ۔ سلسلۃ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳ ۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اسکے فقرہ کا نمبر لکھا جائیگا۔ مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق میں دوسرے فقرہ میں تلاش کرو ۔

۴ ۔ سلسلۃ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے ۔

ھدایات

۱ ۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں ۔

۲ ۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کرکے جانچیں۔

۳ ۔ انگریزی خوانوں کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۴ ۔ بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں ایسے مواقع پر مستقل مزاج نہ ہو کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے بیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا ہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائینگے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائینگے تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے ۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبارہ پڑھیں۔ پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ ۔:.

اصطلاحات

۱ ۔ حَرَکَۃ = زبر (َ) زیر (ِ) اور پیش (ُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔ تینوں کو حَرَکَاتِ ثَلٰثَہ کہتے ہیں۔

۲ ۔ مُتَحَرِّك = حرکت کرنے والے حرف کو مُتَحَرِّك کہتے ہیں ۔

۳ ۔ سُکُوْن = جزم (ْ) کو کہتے ہیں ۔

۴ ۔ فَتْحَہ یا نَصْب = زبر (َ)

۵ ۔ کسرہ یا جَرّ = زیر (ِ)

۶ ۔ ضَمَّہ یا رَفع = پیش (ُ)

۷ ۔ تَنْوِیْن = دو زبر (ً) دو زیر (ٍ) دو پیش (ٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں

۸ ۔ نون تنوین = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے نون تنوین کہتے ہیں : اً = اَنْ ، اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ ۔

۹ ۔ مفتوح = وہ حرف جس پر زبر ہو : کَتِفٌ میں ك ۔

۱۰ ۔ مَکْسُوْر = وہ حرف جس کو زیر ہو : کَتِفٌ میں ت

۱۱ ۔ مَضْمُوْم = وہ حرف جس پر پیش ہو : کَتِفٌ میں ف

۱۲ ۔ سَاکِن یا مَجْزُوْم = وہ حرف جس پر جزم ہو : وَرْدٌ میں ر ۔

۱۳ ۔ مُشَدَّد = وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو : مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم ۔

۱۴ ۔ تَعْرِیْف = کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم معرفہ ہونا۔

۱۵ ۔ تنکیر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا ۔

۱۶ ۔ لام تعریف = "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے : اَلْکِتَابُ میں اَلْ ۔

۱۷ ۔ مُعَرَّف باللام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو : اَلْکِتَابُ ۔

١٨۔ وحدت = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفرد کہیں گے: رَجُلٌ (ایک مرد)

١٩۔ تَثْنِیَہ = کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو مُثنّٰی یا تثنیہ کہتے ہیں۔

٢٠۔ جَمْع = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جمع یا مجموع کہتے ہیں۔

٢١۔ اسم جمع: وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مُفرد ہو، مگر ایک جماعت پر بولا جائے: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت)

٢٢۔ تَذْکِیر = کسی اسم کو مُذکّر بنانا یا کسی اسم کا مُذکّر ہونا۔

٢٣۔ تانِیث = کسی اسم کو مؤنّث بنانا یا کسی اسم کا مؤنّث ہونا۔

٢٤۔ حروف تہجّی = الف با کے کل حروف کو حروف تہجّی کہتے ہیں۔

٢٥۔ حروفِ علّت = ا، و، ی، حروف علّت ہیں۔ vowels

٢٦۔ حروف صحیح = حروف علّت کے سوا بقیہ حروف تہجّی کو حروف صحیح کہتے ہیں۔

٢٧۔ هَمْزَہ = ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروف تہجّی کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو متحرّک ہو: (أَ۔ إِ۔ أُ) یا جزم والا ہو: رَأْسٌ میں الف) ہمزہ کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرّک پر بعض اوقات حرف ہمزہ (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

هَمْزَةُ الْوَصْل = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ما قبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے۔ اَلْكِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَاب میں۔

ھ

هَمْزَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

عربی کا معلم حصّہ اوّل

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

کَلِمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اُردو یا فارسی کی صرف و نحو میں کَلِمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا۔ انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

١۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَۃ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ اِسم، فِعْل اور حَرْف۔

اِسْم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتلانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جاتے: رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا) طَيِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) أَنَا (میں)۔

فِعْل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جاتے۔ اور تین زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جاتے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)۔

---

[1] اگر کام کا کرنا سمجھا جاتے مگر زمانہ نہیں سمجھا جاتے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مار) اسم ہے۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، مِنْ (سے)، عَلٰی (پر)، فِيْ (میں)، إِلٰی (تک۔ طرف)، ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اِسْم کی قسمیں

۲۔ اِسْم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَكِرَة (۲) مَعْرِفَه۔

نَكِرَة وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جاتے۔ رَجُلٌ (مرد) اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَيِّبٌ (اچھا) اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جاتے۔ زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم مَعْرِفَه کی قسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:۔

(۱) اسم عَلَم، زَيْدٌ، حَامِدٌ وغیرہ۔

(۲) اسم ضمیر، هُوَ (وہ) أَنْتَ (تو) أَنَا (میں) وغیرہ۔

(۳) اسم اشارہ، هٰذَا (یہ) ذَالِكَ (وہ) وغیرہ۔

(۴) اسم موصول، اَلَّذِيْ (جو ایک مرد) اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)۔

(۵) وہ اسم جو مُنَادٰی ہو، يَا رَجُلُ (اے مرد) يَا وَلَدُ (اے لڑکے)

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام (دیکھو اصطلاح ۱۷) ہو: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) كِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب) كِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ :۔ ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۴۔ اقسام مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ ان کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہے۔ اِنْسَان (انسان) فَرَس (گھوڑا) حَجَر (پتھر)۔

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتلاتے: حَسَن (خوبصورت) قَبِيْح (بدصورت)۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح ۲) پڑھی جاتی ہے اس حالت میں اس تنوین کو[1] حرف تنکیر سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے، رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے، مُحَمَّدٌ عَمْرٌو۔ زَیْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ اَلْ عربی کا[2] حرف تعریف ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اسے مُعَرَّف باللام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔

---

[1] ۔ جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔ [2] جیسے انگریزی میں THE ہے۔

۴۔ معرّف باللام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لا میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے هَمْزَۃُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح ۲۵) کہتے ہیں لفظ سے ساقط ہو جائیگا، بَابُ الْبَیْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَ اَلْبَیْتِ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ لام تعریف کے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے، عَنْ کو عَنِ الْبَیْتِ (گھر سے) اور مِنْ کو مِنَ الْبَیْتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف بِاللّام کے ماقبل ہو تو نونِ تنوین (دیکھو اصطلاح ۵) کو کسرہ ـِ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں، زَیْدٌ (= زَیْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)

تنبیہ ۳۔ اِبْنٌ (لڑکا) اِبْنَۃٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی همزۃ الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے هُوَابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَا اسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَیْدُ نِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو: اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (= اَلِبْنُ) اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا

نِ نون قطنی

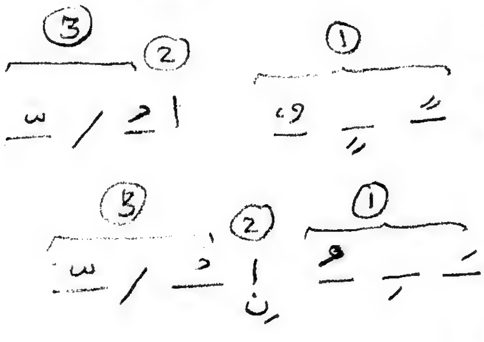

خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدغم ہو جاتا ہے یعنی تلفظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروف شمسیہ یہ ہیں:۔ ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ اِن کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)

سلسلہ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۴۔ ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر بھی تلفظ کرو۔

اِنْسَانٌ	آدمی	ذَنْبٌ	گناہ
بَيْتٌ	گھر	رَسُوْلٌ	پیغمبر
تَمْرٌ	کھجور	زَكٰوةٌ	زکوٰۃ
ثَمَرٌ	پھل	سَهْلٌ	آسان
جَاهِلٌ	جاہل۔ بے علم	شَيْءٌ	چیز
حَسَنٌ	اچھا۔ خوبصورت	صَلٰوةٌ	نماز
خُبْزٌ	روٹی	ضَوْءٌ	روشنی۔ چمک
دَرْسٌ	سبق	طَيِّبٌ	اچھا۔ پاک
ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	مَاءٌ	پانی
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	نَهَارٌ	دن
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	وَلَدٌ	لڑکا
فَاسِقٌ	بدکار	هِرٌّ	بلا
قَبِيْحٌ	بُرا۔ بدصورت	يَوْمٌ	دن
كَرِيْمٌ	بزرگ۔ سخی	وَ	اور
لَبَنٌ	دودھ	اَوْ	یا

مشق نمبر ۱

تنبیہ ۵۔ بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو۔ اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْتْ، اَلزَّكٰوةُ کو اَلزَّكٰوةْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھیرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کر لیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنٌ۔

سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱) اَلْبَيْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ
(۵) صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ
(۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ
(۱۱) دَرْسٌ وَكِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ (۱۳) جَمَلٌ وَفَرَسٌ

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۶۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" یا "کچھ" نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا۔ (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالم۔ (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت (۱۲) ایک بلا اور ایک لڑکا۔ (۱۳) چاند اور سورج (۱۴) اُونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

(۴) زمانے کتنے ہیں؟

(۵) الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو۔

هُوَ، مِنْ، ضَرَبَ، يَذْهَبُ
بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ، اِلىٰ،
سَمُعَ (سننا)

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:۔

زَيْدٌ، مَكَّةُ، بَلَدٌ، رَ...
اَلطَّيِّبُ، نَحْنُ (ہم) اَلْ...
حَسَنٌ، قَبِيحٌ، هٰذَا

(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

(۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۱۴) تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جاتا ہے؟

(۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکّبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلّق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّب۔

۲۔ مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ناقص اور تامّ۔

(۱) مرکّب ناقص وہ ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جاتے نہ خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مُرَکَّب تامّ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آجاتے۔ اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوتی کہ فلاں شخص اچّھا ہے۔ خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِيْ (اے میرے ربّ مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوتی۔ مرکّبِ تام کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکّب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے۔ توصیفی۔ اضافی۔ عددی وغیرہ جن میں سے مرکّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکبات ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَكَّب تَوْصِيفِي

۴۔ جس مرکّب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتاتے وہ مرکب تو[صیفی کہلاتا ہے] ، رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھو اس مثال میں لفظ صالح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱۔۴) ہوتا اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُل اسمِ ذات ہے صالح اسمِ صفت۔

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت [کہتے] ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَ[الِحٌ] اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں

۸۔ جو[١] اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کر[تے ہیں]

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

بُستانٌ	باغ	كَبيرٌ	بڑا
بحرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيقٌ	گہرا
بطّيخٌ	تربوز۔ خربوزہ	سَردِيٌ	ملمّا

[١] اسکی تفصیل سبق ۱۰ میں آتے گی۔

تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ۔ شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	مُشَيَّدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا۔ بڑا شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا۔ نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	اَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ :۔ اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِيْمٌ (۴) اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ (۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَالِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَا[illegible]

۱۔ دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

طَبِيْبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّبِيْبُ (۱۲) مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ (۱۳) غَفُوْرٌ (۱۴) ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِيْحٌ (۱۶) اَلْجُبْنُ ا[illegible] (۱۷) خُبْزٌ جَيِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْعَـ[illegible] (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَـ[illegible]

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورر[illegible] (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کر[illegible] والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھ[illegible] (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر۔ (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَکَّر (۲) مؤنث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔ اسم مذکر کے آخر میں ة (علامت تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو

ہوجاتا ہے۔ جیساکہ اِبْنٌ سے اِبْنَۃٌ ہوگیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَۃٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَۃٌ (ملکہ یا پادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔ لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ی) یا الف ممدودہ (ـَاء) تأنیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنیٰ (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب و تاب والی)۔ (فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں)۔

(الف) جو اسم کسی عورت (مونث) پر بولا جاتے، اُمٌّ (ماں) عَرُوسٌ (دلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان)۔

(ب) ملکوں کے نام، مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملک مصر) اَلشَّامُ (ملک شام) اَلرُّوْمُ (ملک روم)۔

(ج) ان اعضاء کے نام جو جُفت جُفت ہیں: یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں[ا]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں۔

[ا] تمام حروف تہجی کے نام بھی (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، ثَاءٌ، جِیْمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

اَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سو
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ۃ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہے اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں، طَرَفَۃُ (ایک شاعر کا نام۔ خَلِیْفَۃٌ (مسلمانوں کا بادشاہ)[ا] عَلَّامَۃٌ (بہت بڑا)۔

۶۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصو(ف) کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَۃٌ	شہر	فَاطِمَۃُ (بغیر تنوین کے)	خاص نام عو(رت)
اَلْحَکِیْمُ	حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا	اَلْقُرْاٰنُ	قرآن (شریف)
شَدِیْدٌ	سخت	قَصِیْرٌ	کوتاہ
صَادِقٌ	سچا	قَلْبٌ	دل
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
طَوِیْلٌ	لمبا	مُوْقَدَۃٌ	بھڑکاتی ہوتی
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	نَهْرٌ	نہر۔ ندی
فَرِیْضَۃٌ	فرض۔ ضروری کام		

[ا] مونث کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ (۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُنِ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى (۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ (۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِيْدُنِ الْعَلَّامَةُ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوۃ ۔ (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) بدصورت دُلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تُند ہوا (۱۲) دراز ندی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ لمحہ (۱۵) ایک اطمینان والا ول (۱۶) محمد جو نیک ہے (۱۷) بہت علم والی فاطمہ۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت و جمع

۱ ۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے[1]۔

(۱) واحد یا مفرد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے

۲ ۔ واحد کے آخر میں ـَـانِ (حالتِ رفعی میں ۔ دیکھو سبق ۱۰ - ۲) یا (حالتِ نصبی وجری میں ۔ دیکھو سبق ۱۰ - ۲) بڑھانے سے تثنیہ ہے : مَلِكٌ (ایک پادشاہ) مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو پادشاہ)۔ ا مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ ۔

تنبیہ ۱ :۔ صرف و نحو کی مروجہ کتابوں میں ـَـانِ اور ـَـيْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا " یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے ۔ ہم نے اختصار کے لیے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

ـَـانِ اور ـَـيْنِ کے تلفظ کے لیے عارضی طور پر زبر کے

[1] بخلاف انگریزی و فارسی وغیرہ کے کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا ۔

ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر اِنِ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفظ کر لیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسّر [اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ۔ توڑی ہوئی جمع] ۔

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکّر جس کے آخر میں ـُـ وْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـ یْنَ (حالت نصبی و جرّی میں) بڑھائیں۔ مُسْلِمٌ ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) مؤنّث جس کے آخر میں ـَـ اتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَـ اتٍ (حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھایا جاتے۔ مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی[1] ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیتے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیّر و تبدّل ہو جاتا ہے۔ نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِیْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔ خَشَبٌ

[1] مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔

(لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ جمع مکسّر کا مفصل بیان سبق

تنبیہ ۳۔ بعض اسمائے مونث کی جمع سالم مذکر بھی آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آ نون ہوتا ہے وہ نونِ اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنـ

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جـ جاتے ہیں۔ ان کے واحد کے لیے بھی کوئی تلفظ نہیں ہوتا۔ اس ـ جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم) رَهْـ جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمُهُمْ

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ اعراب، تعـ اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ـ بھی یاد رکھو کہ وحدت۔ تثنیہ و جمع میں بھی صفت کو اپنے موصو ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے۔)

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ـ مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

مؤنث، تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

اَلْآتِي	آئندہ۔ آنے والا	زَعْلَانٌ	ناخوش۔ ناراض
آيَةٌ	نشان۔ قرآن کی آیت	شَهْرٌ	مہینہ
بَيِّنَةٌ	ظاہر۔ کھلی ہوئی	كَسْلَانٌ	تھکا ماندہ
اَلْجَارِي	رواں۔ بہنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْمَاضِي	گذشتہ	لَامِعٌ	چمکدار
حَارَةٌ	محلہ	مَبْسُوطٌ	خوشدل
خَادِمٌ	خدمتگار۔ نوکر	مُجْتَهِدٌ	محنتی۔ چست
خَبَّازٌ	نانبائی	مُسَنَّدَةٌ	سہارا لگائے ہوئے
خَيَّاطٌ	درزی	مَشْغُولٌ	مشغول۔ مصروف
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	مُظْلِمٌ	اندھیرا۔ اندھیرا کرنیوالا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا۔ اُستاد	نَجَّارٌ	بڑھئی
مُنِيرٌ	روشن۔ روشن کرنیوالا		

مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّ... الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّيْلَةُ الْمُظْ... (۶) قَمَرٌ مُنِيرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ (۸) اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَ... (۹) اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ (۱۱) اَلْأَنْهَارُ الْجَ... (۱۲) حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ[1] (۱۳) خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ (۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّا... (۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۷) اَلسِّنَّوْرُ... الْآتِيَةُ[5] (۱۸) اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ[5] (۱۹) اَلنَّجَّارُوْنَ الْكُسَالَى... وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَيْدٌ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرٌو الْمَبْ... (۲۲) آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ * (۲۳) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ[6]

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درزیں (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سُست ... درزی (۹) بہتی نہریں (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گزرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم۔

لہ سے ۵ تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اسکی صفت واحد مونث ہے

* موصوف غیر عاقل کی جمع اور اسکی صفت بھی جمع ہے۔

سوالات نمبر ۲

(۱) مرکب کسے کہتے ہیں؟
(۲) مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
(۳) مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اسکے ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟
(۴) صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیئے اور مستثنیٰ صورتیں کون کون سی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔
(۵) علامت تانیث کیا ہے؟
(۶) کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مونث ملے جاتے ہیں؟
(۷) علامت تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر ملے جاتے ہیں؟
(۸) تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
(۹) جمع مکسّر کسے کہتے ہیں اور اسکے بنانے کا کیا قاعدہ ہے۔
(۱۰) نَهْرٌ۔ رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسّر کیا ہوگی؟
(۱۱) سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟
(۱۲) اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟
(۱۳) ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ:۔ قَمَرٌ۔ شَمْسٌ۔ عِنَبٌ (انگور)۔ لَبَنٌ۔ عَسَلٌ (شہد) حَرْبٌ۔ اَرْضٌ۔ بِنْتَانِ۔ رِجَالٌ۔ سِنُوْنَ۔ كُتُبٌ۔ اَيَّامٌ حُلْوٌ صَالِحٌ۔ نَافِعٌ۔ مُنِيْرٌ۔ مُدَوَّرٌ (گول) مَاضِيَةٌ۔ جَارِيَةٌ

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ
اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے، اِسْمِيَّہ اور فِعْلِيَّہ۔

جملۂ اسمیہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو اسم ہو، زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جملۂ فعلیہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو فعل ہو، حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

جملۂ اسمیہ میں عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں زَيْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ۔

تنبیہ ۱۔ جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثالِ مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد) یا

دوسرے جزو حسنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زیدُنِ الحسنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)۔

یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے، الرّجلُ هو الصّالحُ (مرد نیک ہے) الرّجالُ هُمُ الصّالحونَ (مرد نیک ہیں)۔ اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۲۔ جیسا کہ فارسی میں "است - اند" وغیرہ اور اردو میں "ہے، ہیں" وغیرہ کلمات ربط ہیں۔ اسی طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زیدٌ عالمٌ کے معنی ہیں "زید عالم ہے"۔

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالت رفع میں) ہوتے ہیں۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت تثنیہ وجمع اور تذکیر

[1] جیسے اسم علم اور ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکب۔ مفرد مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:۔

اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ - حَاضِرٌ (اچھا مرد ہے) مبتدا مرکب توصیفی
زَیْدٌ - رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی

۸۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَیْسَ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جر دیتے ہیں۔ اس بِ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)، لَیْسَ زَیْدٌ بِرَجُلٍ قَبِیْحٍ (زید برا مرد نہیں ہے)۔

۹۔ جملہ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع رہتی ہے اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے)۔

تنبیہ ۴۔ کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس پر هَلْ یا اَ لگا دو۔ اَزَیْدٌ عَالِمٌ[1]؟ هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ[2]

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

اَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بلیٰ	ہاں کیوں نہیں
بَقَرٌ (اسم جنس)	گلتے۔ بیل	جَدِیْدٌ	نیا

[1] کیا زید عالم ہے [2] کیا مرد عالم ہے۔

تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مونث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا واحد مذکر عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	〃 تثنیہ 〃 〃
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	〃 جمع 〃 〃
اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	〃 واحد مؤنث 〃
اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	〃 تثنیہ 〃 〃
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	〃 جمع 〃 〃
اَلرِّيحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تند ہے	〃 واحد 〃 غیر عاقل
اَلرِّيحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	〃 تثنیہ 〃 〃
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائیں تند ہیں	〃 جمع 〃 〃

تنبیہ ۳۔ مذکرہ مثالوں میں اگر دوسرے جزو کو معرّف باللّام کر دیں یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

۶۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مونث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ یعنی خبر مذکر ہو گی جیسے اَلْاِبْنُ وَالْاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

جِدًّا	بہت ہی	قَدِيْمٌ	پرانا
جَالِسٌ۔ قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا	كَلْبٌ	کتا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	مَشْهُوْرٌ مَعْرُوْفٌ	مشہور
شَاةٌ	بکری	مُؤْمِنٌ	ایماندار مـ
فِيْلٌ	ہاتھی	نَعَمْ	ہاں۔ جی ہا
قَائِمٌ	کھڑا	ضَخْمٌ	بڑی جسامـ

ضَمَائِرُ مَرْفُوْعَہ مُنْفَصِلَہ

	*	غائب	مخاطب	متکلـ
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مر
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	〃 (ہم بہت مر
مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عور
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیـ
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	〃 (ہم بہت عورتیـ

تنبیہ ۵۔ یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کر لیا گیا (دیکھو سبق ۶-۴) اور چونکہ تلفظ میں

* یہ گردان اوپر سے نیچے پڑھو۔

ہیں مستقل ہیں اس لیے منفصل کہلاتی ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ :- بولتے وقت جملے کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

(۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ　　(۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ

(۳) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ ؟ — نَعَمْ هُوَ قَائِمٌ

(۴) هَلِ الْاِبْنَةُ قَائِمَةٌ ؟ — لَا - هِيَ جَالِسَةٌ

(۵) اَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ ؟ — هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ

(۶) اَطَرَفَةُ شَاعِرٌ ؟ — نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوفٌ

(۷) هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ ؟ — مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ

(۸) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟ — نَعَمْ - هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ

(۹) اَاَنْتَ يُوْسُفُ لَعَلَّامَةٌ ؟ — اَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ

(۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ ؟ — لَا - هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ

(۱۱) هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ ؟ — نَعَمْ - هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ

(۱۲) اَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ ؟ — بَلٰى - اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا

(۱۳) اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ (۱۴) اِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِ

(۱۵) اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ (۱۶) اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ۔

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب سے پُر کرو۔

اَلدَّارُ -----	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ -----
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِ -----	----- كَسْلَانَةٌ
هَلِ النَّجَّارُ -----	اَنَا -----
نَعَمْ هُوَ -----	هُمَا -----
هَلْ ----- كَسْلَانٌ ؟	هَلِ الْاِبْنَةُ ----- اَمْ -----
اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِ ----- ؟	اَلشَّاةُ ----- وَالْكَلْبُ -----
بَلٰى ----- حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ ----- وَالْخَيَّاطَةُ -----
اَلْفِيْلُ ----- ضَخْمٌ	اَهٰذَا الْوَلَدُ ----- اَمْ -----
اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ -----	اِنَّ ----- مُجْتَهِدٌ
اَلْاِبْنَتَانِ -----	اِنَّ ----- كَسْلَانَتَانِ
	اِنَّ ----- مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا لڑکا کھڑا ہے ؟ نہیں وہ بیٹھا ہے۔

(٢) کیا لڑکی بیٹھی ہے ؟ — نہیں وہ کھڑی ہے

(٣) کیا دو لڑکے حاضر ہیں ؟ — جی ہاں ! وہ دونوں حاضر ہیں ۔

(٤) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں ؟ — جی ہاں ! وہ دونوں ایماندار ہیں ۔

(٥) کیا عورتیں سچی ہیں ؟ — جی ہاں ! وہ سچی ہیں ۔

(٦) کیا معلم غائب ہے ؟ — نہیں ! معلم حاضر ہے ۔

(٧) کیا وہ (جمع) پڑھتی ہیں ؟ — نہیں ! وہ درزی ہے ۔

(٨) کیا وہ یوسف ہے ؟ — جی ہاں ! وہ یوسف ہے ۔

(٩) کیا تو محمود ہے ؟ — نہیں ! میں حامد ہوں ۔

(١٠) کیا مکان پرانا ہے ؟ — نہیں ! مکان نیا ہے ۔

(١١) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں ؟ — نہیں وہ اُستانیاں ہیں ۔

(١٢) تم عالم ہو یا جاہل ؟ — ہم جاہل نہیں ہیں ۔

(١٣) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے ؟ — کیوں نہیں ! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے ۔

(١٤) کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے ؟ — کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ
مرکبِ اضافی

١ ۔ جس مرکب میں دونوں جزو اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اسے مرکبِ اضافی کہتے ہیں مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) خَاتَمُ فِضَّةٍ

(چاندی کی انگوٹھی) مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی) ۔

٢ ۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْاِضَافَةُ) ہے

٣ ۔ مرکبِ اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے ۔

٤ ۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین مُضَافٌ اِلَیْهِ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں) ۔

٥ ۔ مُضَافٌ اِلَیْهِ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے ۔

٦ ۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے ۔

٧ ۔ مرکبِ اضافی بھی مرکبِ توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہے (سبق ٣ - ٨) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے ۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر ۔

٨ ۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں بَابُ بَيْتِ الْاَمِيْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَيْتِ ابْنِ الْوَزِيْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) ۔

مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے ان پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے ۔

٩ ۔ پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف

ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے: غُلَامُ زَيْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے: غُلَامُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام) اس مثال میں "الصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

مضاف کی صفت	مضاف الیہ کی صفت
وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
مرد کا نیک لڑکا	نیک مرد کا لڑکا
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ	بِنْتُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ
مرد کی نیک لڑکی	نیک عورت کی لڑکی

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۶

أَسَدٌ	شیر	أَعُوذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
إِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	أَلَا	سنو۔ آگاہ ہو جاؤ

حِكْمَةٌ	دانائی	طِيبٌ	خوش
حَمْدٌ	تعریف	ظِلٌّ	سا
ذَاهِبٌ	جانے والا	قَدِيرٌ	بہت
رَأْسٌ	سر	كُلٌّ	ہر ایک
رَحْمٰنُ (بغیر تنوین کے)	بہت ہی رحم کرنیوالا	كُلُّ شَيْءٍ	ہر
رَحِيمٌ	بہت مہربان	لَحْمٌ	گوشت
رَجِيمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	مَا (موصولہ)	جو کچھ
زَوْجٌ	شوہر	مَخَافَةٌ	خوف
زَوْجَةٌ	بیوی	مِرْآةٌ	آئینہ
سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصہ	مِلْحٌ	نمک
سُلْطَانٌ	بادشاہ۔ غلبہ	نِسْيَانٌ	بھولنا
سَمَاءٌ (جمع سَمٰوَاتٌ)	آسمان	وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں
طَلَبٌ	طلب کرنا۔		

چند حروف جارہ جو اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اسے جر (زیر)

ب = ساتھ سے۔ میں۔ کو مثلاً بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قل

فِي = میں ، فِي بَيْتٍ (گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ

عَلٰى = پر ، عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش

مِنْ = سے　　مثلاً مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)

اِلٰی = طرف۔تک　　" اِلٰی بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَۃِ (کوفہ تک)

لِ = کے واسطے۔کو۔کے　　" لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید کو کہا)

کَ = مانند۔جیسا　　" کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

عَنْ = سے۔کی طرف سے　　" عَنْ زَیْدٍ (زید سے۔ زید کی طرف سے)

مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاۃِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) اِطَاعَۃُ الْوَالِدَیْنِ (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲) (۶) بَیْتُ اللّٰہِ (۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۸) فِی السُّوْقِ وَالْبَیْتِ (۹) اِلَی الْمَسْجِدِ (۱۰) کَالْفَرَسِ (۱۱) بِالْمَلَاِ وَالْمِلْحِ (۱۲) لِلْعَرُوْسِ (۱۳) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا) (۱۴) مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ (۱۵) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاۃِ طَیِّبَانِ (۱۶) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۱۷) اَلطِّیْبُ لِلْعَرُوْسِ (۱۸) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (۱۹) اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ (۲۰) اَلْمُسْلِمُ[ا] مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ (۲۱) سَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ (۲۲) اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ (۲۳) رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ (۲۴) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ (۲۵) طَلَبُ[ا]

[ا] سے ۵۔ تک حدیثیں ہیں۔

الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ (۲۶) لَیْسَ الْکَلْبُ کَالْاَسَدِ (۲۷) لَیْسَ الْمَالُ لِزَیْدٍ (۲۸) فَاطِمَۃُ رض بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ هِیَ زَوْجَۃُ عَلِیٍّ رض وَالْحَسَنُ رض وَالْحُسَیْنُ رض اِبْنَاھَا (۲۹) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (۳۰) بِسْمِ [بِاسْمِ] اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۳۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (۳۲) وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (۳۳) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ (۳۴) اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گلے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر میں (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسولؐ کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا حامد ہے (۱۲) وہ گھر جا رہے ہیں (۱۳) ہم مسجد میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسولؐ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ [عَائِشَۃُ] بنت ابی بکرؓ محمدؐ رسول اللہ کی بیوی ہیں (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غصہ ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا [برابر] نہیں ہے (۲۰) خوشبو لڑکے کے لئے نہیں ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

سوالات نمبر ۳

(۱) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق کیا ہے؟

(۲) جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی کا فرق بتاؤ۔

(۳) جملۂ اسمیہ کے کتنے جزو ہوتے ہیں اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) مبتدا اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟

(۵) عربی میں کلمہ ربط کیا ہے؟

(۶) مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیئے؟

(۷) اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

(۸) لفظ اِنَّ کا مبتدا پہ کیا اثر ہوتا ہے؟

(۹) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پہ لگا کر پڑھو۔

(۱۰) جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

(۱۱) ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کرو۔

(۱۲) ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۱۳) اَنَا کا تلفظ کس طرح کروگے؟

(۱۴) مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیہ بناؤ؟

(۱۵) مرکب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو۔

(۱۶) مضاف پہ کیا داخل نہیں ہوتا؟

(۱۷) مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

(۱۸) حروف جارّہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱ - عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور اس سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مِل جاتے ہیں۔ اس وقت اسم اور فعل میں بہت سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں[۱]۔

تنبیہ ۱ - حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جاتے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جاتے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واو زائد ہیں۔

۲ - جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثُلاثی کہلاتے ہیں۔

---

[۱] لیکن سب مل ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہ

فَرَسٌ۔ ضَرَبَ چار ہوں تو رُباعی، فِلْفِلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا اس نے) پانچ ہوں تو خُماسی، سَفَرْجَلٌ۔

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں، کِبْرٌ (بڑائی) ثلاثی مجرّد ہے۔ تکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثلاثی مزید فیہ ہے۔ کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

— تنبیہ ۲۔ افعال، اسماءِ مشتقّہ[1] اور مصادر کا مجرّد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروف زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقّات اور مصدر بھی مجرّد سمجھے جائینگے۔ نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل نَاصِرٌ۔ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَۃٌ بھی ثلاثی مجرّد کہے جائیں گے گو ان میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروف زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہے گا، رَجُلٌ ثلاثی مجرّد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرّد

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ۔

ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اس نے تعظیم کی) ثلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور ان کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لیے ف ۔ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً

قَلَمٌ   کَتِفٌ[1]   عَضُدٌ[2]   کَلْبٌ

فَعَلٌ   فَعِلٌ   فَعُلٌ   فَعْلٌ

کلمہ موزون (جس کا وزن نکالا جاتے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق) جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م)۔

جب لفظ رباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

[1] کاندھا [2] بازو [3] خاص نام۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں تو ف۔ ع اور ل رکھے جائیں گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

کِبْرٌ کَبِیْرٌ اَکْبَرُ تَکْبِیْرٌ

فِعْلٌ فَعِیْلٌ اَفْعَلُ تَفْعِیْلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دُھرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دھرا لیتے ہیں؛ کَبَّرَ (= کَبْ بر) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد۔ قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اسکا وزن اِفْعَلَّ کہا جائیگا

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو

رَجُلٌ۔ شَرَفٌ (بزرگی) شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ (جمع شَرِیْفٌ کی) مَلِكٌ مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی) رَحْمٌ (مہربانی) رَحِیْمٌ۔ رَحْمٰنُ۔ کَرَمٌ (بزرگی، سخاوت) کَرِیْمٌ۔ کِرَامٌ (جمع کَرِیْمٌ کی) عِلْمٌ (جاننا) عَالِمٌ۔ عُلَمَاءُ۔ عَالِمُوْنَ۔ عَقْرَبٌ (بچھو) غَضَنْفَرٌ (شیر) عَلَّامَةٌ۔ عَلَّمَ۔ تَعْلِیْمٌ۔ تَکَبَّرَ۔ مُتَکَبِّرٌ۔ اِکْرَامٌ (تعظیم کرنا)

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مکسّر

۱۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے محض اہلِ زبان سے سن لینے پر موقوف ہے۔ اس لیے ہم ذیل میں جمع مکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں۔

الف] اَفْعَالٌ، اَوْلَادٌ۔ جمع وَلَدٌ کی۔ اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی۔ اسی طرح شَرِیْفٌ۔ مَطَرٌ[۱]۔ وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

ب] فُعُوْلٌ، مُلُوْكٌ جمع مَلِكٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ کی۔ حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقَقٌ) کی۔ اسی طرح شَاهِدٌ[۲]۔ قَلْبٌ[۳]۔ جُنْدٌ[۴]۔ وَجْهٌ[۵] وغیرہ کی۔

ج] فِعَالٌ، کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[۶] کی۔ اسی طرح رُمْحٌ[۷]۔ رَجُلٌ۔ کَبِیْرٌ۔ صَغِیْرٌ۔ بَلَدٌ[۸] کی۔

د] فُعُلٌ۔ کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَةٌ کی۔ اسی طرح سَفِیْنَةٌ[۹]۔ صَحِیْفَةٌ[۱۰]۔ طَرِیْقَةٌ[۱۱]۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

ھ] اَفْعُلٌ؛ اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ[۱۲] کی۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔

---

[۱] بارش [۲] گواہ [۳] دل [۴] لشکر [۵] منہ۔ صورت [۶] کپڑا [۷] نیزہ [۸] شہر [۹] کشتی [۱۰] چھوٹی کتاب [۱۱] راستہ [۱۲] مہینہ۔

اسی طرح نَہْرٌ ۔ بَحْرٌ ۔ نَفْسٌ ۔ عَیْنٌ وغیرہ کی ۔

و] فُعَلَاءُ ۔ وُزَرَاءُ جمع وَزِیْرٌ کی ۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِیْرٌ کی ۔ اسی طرح شَاعِرٌ ۔ عَالِمٌ ۔ سَفِیْہٌ ۔ اَمِیْنٌ ۔ وَکِیْلٌ ۔ اَسِیْرٌ وغیرہ کی ۔

ز] اَفْعِلَاءُ ۔ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں ۔ اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ کی ۔ اَنْبِیَاءُ جمع نَبِیٌّ کی ۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِیْبٌ کی ۔ اسی طرح قَرِیْبٌ ۔ غَنِیٌّ ۔ وَلِیٌّ وغیرہ کی ۔

ح] فُعْلَانٌ ۔ فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ کی ۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی ۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِیْبٌ کی ۔

ط] فَعَالِلُ : عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ کی ۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَۃٌ کی ۔ اسی طرح کَوْکَبٌ ۔ جَوْھَرٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے ۔

تنبیہ ۱: اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے ۔ مثلاً سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے ۔ اس میں ل حذف ہے ۔

---

۱ کمینہ جاہل ۲ امانت دار ۳ جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جاتے ۴ قیدی ۵ دوست ۶ دوست ۔ پیارا ۷ نزدیک ۔ رشتہ دار ۸ تونگر ۔ بے پروا ۹ سرپرست ۔ دوست ۱۰ سوار (گھوڑے کا) ۱۱ شاخ ۱۲ عنصر ۱۳ زلزلہ ۔ بھونچال ۱۴ ستارہ ۱۵ قیمتی پتھر ۔

ی] فَعَالِیْلُ ، فَنَاجِیْنُ جمع فِنْجَانٌ کی ۔ صَنَادِیْقُ جمع صُنْدُوْقٌ کی ۔ اسی طرح قِنْدِیْلٌ ۔ خِنْزِیْرٌ ۔ بُسْتَانٌ ۔ سُلْطَانٌ کی

ک] فَعَالِلَۃٌ (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَۃٌ جمع اُسْتَاذٌ کی ۔ تَلَامِذَۃٌ جمع تِلْمِیْذٌ کی ۔ مَلَائِکَۃٌ جمع مَلَکٌ کی

ل] مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن ان لفظوں کے لیے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاکِبُ جمع مَرْکَبٌ کی مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی ۔ مَکَاتِبُ جمع مَکْتَبَۃٌ کی ۔

م] مَفَاعِیْلُ (یہ وزن ان کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ کی جمع ہوگی مَفَاتِیْحُ ۔ مَکْتُوْبٌ کی جمع ہے مَکَاتِیْبُ ۔

تنبیہ ۲ ۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں ۔ ان پر تنوین نہیں پڑھی جاتی ہے گی ۔

فُعَلَاءُ ۔ اَفْعِلَاءُ ۔ فَعَالِلُ ۔ فَعَالِیْلُ ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیْلُ ۔

۲ ۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو ۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالت رفعی میں) اور بَنِیْنَ (حالت نصبی و

---

۱ پیالی (چائے کی) ۲ صندوق ۳ قندیل ۴ بدجانور ۵ اُستاد ۶ شاگرد ۷ فرشتہ ۸ سواری ۹ کتب خانہ ۱۰ کنجی ۱۱ خط ۔

جزمی) میں آتی ہے۔ اور اس کی جمع مکسّر اَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔

اَخٌ[1] کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے۔

اُخْتٌ[2] کی جمع اَخَوَاتٌ ہے۔

اِمْرَاَةٌ[3] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔

اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کتنی وزنوں پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ اَبْحَارٌ۔ اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں، بَيْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُیُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ۔

عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِيْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عَيْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع اَعْيُنٌ (آنکھیں) اور عُيُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)

سلسلۃ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے

---

[1] بھائی [2] بہن [3] عورت۔

ہیں۔ ان سے ان کے جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ	خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	اَلْمَدْرَسَةُ الْعَالِيَة	ہائی سکول۔ کالج
بَعْضٌ (الف)	کوئی کوئی۔ کسی چیز کا حصہ	اَلْمُتَّقِيْ	پرہیزگار
ثَابِتٌ	ثابت شدہ۔ مضبوط	مُطِيْعٌ	فرمانبردار
جَارٌ (ج۔ جِيْرَان)	پڑوسی	مُطَهَّرٌ	پاک
حَدِيْدٌ	لوہا	مَوْعِظَةٌ (ل)	نصیحت
خَيْرٌ	بہت اچھا۔ بہتر	نَاظِرَةٌ	دیکھنے والی
سَفِيْرٌ (و)	ایلچی	نَاضِرَةٌ	تروتازہ
سَيْفٌ (ب)	تلوار	نَفِيْسٌ (ج۔ نَفَائِسُ)	پاکیزہ
اَلشَّاي	چاء	نَافِعٌ	فائدہ مند
شَرْطٌ (ب)	قرارداد	يَوْمٌ (الف۔ اَيَّامٌ)	دن
صَعْبٌ (ج)	سخت۔ دشوار	اَلْيَوْمَ	آج
طَوِيْلٌ (ج)	دراز	يَوْمَئِذٍ	اس روز
عَرَبِيٌّ یا عَرَبِيَّةٌ	عربی		
فَارِغٌ	خالی۔		
قَاطِعٌ	کاٹنے والا۔ تیز		

---

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۸

تنبیہ - دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لیے زیادہ تر واحد مونث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) أَقْلَامٌ طَوِيلَةٌ (۲) العُلُومُ النَّافِعَةُ (۳) الأَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُونَ (۵) الكُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) الشُّرُوطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۹) الحُقُوقُ الثَّابِتَةُ (۱۰) هِيَ المُدُنُ الوَسِيعَةُ (۱۱) الرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الحَدِيدِ (۱۲) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۳) هُنَّ أُمَّهَاتٌ (۱۴) الإِخْوَانُ وَالأَخَوَاتُ جَالِسُونَ (۱۵) إِنَّ البَنِينَ وَالبَنَاتِ مُطِيعُونَ (۱۶) السُّفَرَاءُ حَاضِرُونَ اليَوْمَ (۱۷) مَا هُمْ بِغَائِبِينَ (۱۸) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِينَ الصَّادِقِينَ (۱۹) الجَوَاهِرُ النَّفِيسَةُ لَامِعَةٌ (۲۰) إِنَّ الكِلَابَ الحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلَى بَابِ الدَّارِ (۲۱) المَوَاعِظُ الحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۲) هُمْ عَبِيدُ الإِنْسَانِ وَنَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۳) فِي المَدَارِسِ العَالِيَةِ مُعَلِّمُونَ مِنَ العُلَمَاءِ الكِبَارِ (۲۴) الصَّنَادِيقُ الفَارِغَةُ لِفَنَاجِينِ الشَّايِ (۲۵) حُقُوقُ الجِيرَانِ كَحُقُوقِ الأَقْرِبَاءِ (۲۶) فِي البَسَاتِينِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ (۲۷) إِنَّ المُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (۲۸) وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (۲۹) المَالُ وَالبَنُونَ زِينَةُ الحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ۔

جواب جمع میں دو

عِنْدَكَ تیرے پاس	عِنْدِي میرے پاس
(۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ؟	نَعَمْ عِنْدِي كُتُبٌ نَافِعَةٌ
(۲) هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ؟	
(۳) هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيلٌ؟	
(۴) هَلِ الأَمِيرُ صَالِحٌ؟	
(۵) هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيفٌ؟	
(۶) هَلِ الصُّنْدُوقُ فَارِغٌ؟	
(۷) هَلِ التِّلْمِيذُ حَاضِرٌ اليَوْمَ؟	
(۸) هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ؟	
(۹) هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ؟	
(۱۰) هَلْ هُوَ غَنِيٌّ؟	
(۱۱) هَلْ هِيَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ؟	
(۱۲) أَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيسٌ؟	
(۱۳) أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوقِ؟	

(۱۴) هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟

(۱۵) هَلْ فِي بَمْبَائِي مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد [جمع] (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوشدل ہیں (۱۲) بعض بادشاہ عادل ہیں۔ (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد [جمع] اور استاد [جمع] مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اچھے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ۴

(۱) حرفِ اصلی کسے کہتے ہیں؟

(۲) اسم میں حروفِ اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں۔

(۳) الفاظ میں حرفِ اصلی کے علاوہ جو حرف ہوں اسے کیا کہیں گے؟

(۴) حروفِ اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے۔

(۵) جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اسے کیا کہو گے؟

(۶) رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيْرٌ كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرّد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

(۱۱) بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، أَخٌ، عَبْدٌ فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

الدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش وغیرہ) کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اِعْرَاب کہلاتے ہیں۔

اِعْراب کی دو قسم ہے ۔ ایک اِعْراب بِالْحَرَکَۃ جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے ۔ دوسرا اِعْراب بِالْحُروف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲ ۔ کوئی اسم :۔

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اسے حالتِ رفعي میں سمجھو ۔ مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گزر چکی ہیں ۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلاتے تو اسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے ۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اسے حالت جري میں سمجھو ۔ مثالیں آگے آتی ہیں ۔

مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب

۳ ۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعي میں اس کے آخر کو رفع (ُ) حالت نصبی میں نصب (َ) اور حالت جرّی میں جرّ (ِ) پڑھو مثلاً :۔

اَرْسَلَ (بھیجا) زَیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلیٰ خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے ۔ اس میں تینوں اسم واحد ہیں ۔

اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے ۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسّر ہیں ۔
جَاءَ[1] زَیْدٌ رَاکِبًا عَلیٰ فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے

تنبیہ :۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے ۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع ۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی ۔ اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلیٰ مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی ان کے موصوف رَجُلٌ ۔ مَکْتُوْبًا اور مَلِکٍ کی ہے ۔

۴ ۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعي میں اس کے آخر میں[2] ـَا نِ اور حالت نصبی وجرّي میں ـَیْنِ لگاؤ ۔ کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْءَتَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے) اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے ۔ کِلَا

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا ۔ [2] اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو درس ۵ تنبیہ

(دونوں) اور کِلْتَا (دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجرّی میں کِلَیْ اور کِلْتَیْ پڑھے جاتیں گے: جَاءَ رَجُلَانِ کِلَاهُمَا[1]، رَأَيْتُ[2] رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا، أَرْسَلْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا یاد رکھو کِلَا اور کِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکّر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُونَ اور حالت نصبی وجرّی میں ـِيْنَ پڑھنا چاہیئے۔ أَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِيْنَ إِلَى الظَّالِمِيْنَ۔

عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، أَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجرّی میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہیں گے*۔ أُولُو (والے۔ حالت رفعی میں) اور أُولِي (حالت نصبی وجرّی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں)۔ رَأَيْتُ أُولِي الْأَلْبَابِ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف

---

[1] وہ دونوں مرد آئے [2] میں نے ان مردوں کو دیکھا۔ * ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا، عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا امْرَأَةً۔

ہے، اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون نونِ اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۴)۔

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اس کو حالت رفعی میں رفع ـُ اور حالت* نصبی وجرّی میں جر ـٍ پڑھا جائے گا (دیکھو سبق ۵-۲): طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ إِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے۔ (دیکھو سبق ۲-۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَب[1] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی۔ مَكَّةُ، مِصْرُ، أَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْرَاءُ (سرخ [مؤنث]) مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ اِن پر حالت رفعی میں ضمّہ ـُ اور حالت نصبی وجرّی* میں فتحہ ـَ پڑھتے ہیں: رَأَى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِي مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکّے میں دیکھا)۔

مگر اسماءِ غیر منصرفہ جب مُعَرَّفٌ بِاللَّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں انہیں کسرہ ـِ دیا جائے گا: فِي الْمَسَاجِدِ۔ فِيْ

---

[1] دیکھو ص ۶۷ فقرہ ۱۰ * یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مؤنث سالم کو جر (زیر) ہی پڑھیں گے * یعنی حالت جرّی میں بھی بجائے زیر کے زبر پڑھتے ہیں

عَلى

على عا!

مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ -

تنبیہ ۳- جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے ۔ وہ مُنْصَرِف کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ وغیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو ۔

۸- مُوْسٰی، عِیْسٰی جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے۔ جَاءَ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰی ۔ ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں ۔

۹- اَلْقَاضِیْ - اَلْعَالِیْ - اَلْجَارِیْ - اَلْمَاضِیْ جیسے الفاظ[۱] (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعي وجرّي میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبي میں ان کو حسب دستور نصب دیا جائیگا۔

جَاءَ الْقَاضِیْ	(قاضی آیا)	حالت رفعي
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِیْ	(قاضی کا غلام آیا)	حالت جرّي
رَأَیْتُ الْقَاضِیَ	(میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعي وجرّي میں قَاضٍ عَالٍ اور حالت نصبي میں قَاضِیًا۔ عَالِیًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ - عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعي میں)

[۱] ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں۔

قَاضِیْنَ - عَالِیْنَ وغیرہ حالت نصبي وجرّي میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔ یعنی قَاضِیَانِ - عَالِیَانِ (حالت رفعي میں) یا قَاضِیَیْنِ، عَالِیَیْنِ (حالت نصبي وجرّي میں)۔

۱- یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبني کہلاتے ہیں۔ اسموں میں مبني بہت کم ہیں۔ ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مَبْنِیْ ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنیات کے اقسام سبق ۵ میں دیکھو۔

تنبیہ ۴۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ٦ میں لکھی گئی ہیں۔ باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَیِّدٌ	سردار، آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَیِّدَةٌ	ملکہ۔ شریف عورت۔ بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سبک رفتار
حَدِیْقَةُ الْحَیَوَانَاتِ	چڑیا گھر	کُمَّثْرٰی	امرود

دِيُوَانٌ (ج۔ دَوَاوِيْنُ)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ
دُكَّانٌ (ج)	دُکان	مُصَلًّى	نماز کی جگہ۔ عید گاہ
رَاكِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ج۔ نُوُقٌ اور نَاقَاتٌ)	اونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار		
سَيَّارَةٌ[1] (ج۔ سَيَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

مشق نمبر ۹ (الف*)

(١) اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ (٢) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (٣) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (٤) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (٥) خَرَجَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (٦) رَأَى حَامِدٌ اَسَدًا فِي حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ (٧) اَكَلَ [کھایا] يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَ خَالِدٌ رُمَّانًا (٨) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكَيْنِ (٩) ذَهَبَ[2] النِّسَاءُ اِلٰى دِهْلِي رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ (١٠) رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِلصَّلٰوةِ الْعِيْدِ (١١) يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (١٢) فِي

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔ [2] قائل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لاسکتے ہیں۔

* اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اسکے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (١٣) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ (١٤) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (١٥) رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ (١٦) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟ (١٧) لَا۔ بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (١٨) فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَهْ (١٩) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ (٢٠) رَأَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِي الْمَيْدَانِ (٢١) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[1] لِاُولِي الْاَبْصَارِ۔

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ٢١ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار، مجرور کی خالی جگہ کو پڑھے ہوتے مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(١) اَلْاَسَاتِذَةُ ــــــ وَالتَّلَامِذَةُ ــــــ

(٢) ــــــ جَالِسَةٌ عَلٰى ــــــ

(٣) جَاءَ ــــــ رَاكِبًا عَلٰى ــــــ

[1] مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذلک خبر مقدم ہے۔ جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

(٤) رَأَىٰ ــــ ــــ حَارِسًا جَالِسًا ــــ الْبَابِ

(٥) ــــ أَنْهَارًا ــــ فِي الْهِنْدِ

(٦) فِي الْهِنْدِ ــــ جَارِيَةٌ

(٧) هَلْ ذَهَبَ ــــ إِلَى ــــ؟

(٨) ــــ أَسَدًا وَفِيلًا فِي ــــ

(٩) ــــ عَلِيٌّ ــــ عَلَى ــــ

(١٠) ــــ وَ ــــ رَاكِبَيْنِ ــــ ــــ

(١١) يَذْهَبُ ــــ إِلَى ــــ الظُّهْرِ

(١٢) ــــ عُثْمَانَ ــــ مَكَّةَ ــــ أَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(١) ایک اُونچا پہاڑ (٢) دو گزرے ہوئے مہینے (٣) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (٤) مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (٥) میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (٦) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (٧) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا (٨) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (٩) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں۔
(١٠) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے۔

[1] جِدًّا

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

اَلْإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

١۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ (وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعي دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبي 〃 بَيْتَيْنِ
أَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّي 〃 〃
هُمْ مُعَلِّمُو الْوَلَدِ (وہ لڑکے کے معلمین ہیں)	حالت رفعي 〃 مُعَلِّمُوْنَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبي 〃 مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جرّي 〃 〃

٢۔ أَبٌ[1] (باپ) أَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جرّي
أَبُوْ	أَبَا	أَبِيْ

[1] أَبٌ کا تثنیہ أَبَوَانِ یا أَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ [2] تثنیہ أَخَوَانِ یا أَخَوَيْنِ اور جمع إِخْوَانٌ۔ [3] تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع أَفْوَاهٌ۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ

تنبیہ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا؛ ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ۔ ذِیْ مَالٍ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن۔ مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا؛ ذَوَامَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْمَالٍ۔ ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲۔ اَبٌ۔ اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں؛ اَبِیْ (میرا باپ) اَخِیْ (میرا بھائی)، فَمِیْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو ان میں سے پہلے کو حسب دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ

...تی ہو؛ بَیْتُ الْوَزِیْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُیُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِیْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جاتے تو یہ صورتیں ہوں گی؛[۱]

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	کِتَابُهٗ	کِتَابُهَا	کِتَابُکَ	کِتَابُکِ	کِتَابِیْ	کِتَابِیْ
تثنیہ	کِتَابُهُمَا	کِتَابُهُمَا	کِتَابُکُمَا	کِتَابُکُمَا	کِتَابُنَا	کِتَابُنَا
جمع	کِتَابُهُمْ	کِتَابُهُنَّ	کِتَابُکُمْ	کِتَابُکُنَّ	کِتَابُنَا	کِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہُ پڑھیں؛ عَصَایَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) یَدَایَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔ دیکھو ان کی گردانیں۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِیْ	لِیْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

[۱] حاشیے اگلے صفحہ پر۔

اسی طور بِ کے ساتھ ملا کر، بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ ـ بِيْ، بِنَا تک پڑھ

" مِن " " مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ ـ مِنِّيْ، مِنَّا "

" عَلٰى " " عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ ـ عَلَيَّ، عَلَيْنَا "

" اِلٰى " " اِلَيْهِ (اس کی طرف) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ ـ اِلَيَّ، اِلَيْنَا "

تنبیہ ۱۔ لِ (جو حرفِ جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (= دِيْنِيْ) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہیئے اور اِلٰى اور عَلٰى کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِيْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہیئے۔

هُمْ اور كُمْ کے جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمہ ـُ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو۔ لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ۔

۵۔ مرکب اضافی پر حرفِ ندا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ ـَ پڑھتے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ۱؎ یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں ۲؎ اس ایک مرد کی کتاب
۳؎ اس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

ہیں، يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

تنبیہ ۲۔ حروفِ ندا کئی ہیں۔ جن میں سے يَا زیادہ مستعمل ہے۔

جس اسم پر حرفِ ندا داخل ہو اُسے مُنَادیٰ کہتے ہیں۔

مُنَادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمہ پڑھنا چاہیئے، يَا زَيْدُ (اے زید) يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

منادیٰ معرف باللام ہو تو يَا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکر کے لیے) اور اَيَّتُهَا (مؤنث کے لیے) لگانا چاہیئے، يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی يَا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں، اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے۔	اَمَامٌ	آگے
		اِنَّا (= اِنَّنَا)	بیشک ہم
بَنُوْهَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے۔	سِنٌّ (الف)	دانت
		صِهْرٌ	سسرا
خَتَنٌ	داماد	قَبِيْلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان

خَلْفٌ	پیچھے	عِنْدَ	{یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے} پاس
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	لِسَانٌ	زبان ۔ بولی
دِيْنَارٌ (ج۔ دَنَانِيْرُ)	اشرفی	مَحْيَا	زندگی ۔ جینا
ذَهَبٌ	سونا	مَمَاتٌ	موت ۔ مرنا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	نُسُكٌ	عبادت ۔ قربانی
رَشِيْدٌ	ٹھیک سمجھ والا	وَسِخٌ	میلا
سَاعَةٌ	گھنٹہ ۔ گھڑی ۔ قیامت		

مشق نمبر ۱[1]

(۱) يَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ؟	لَا! بَلِ اسْمِيْ عَبْدُ اللهِ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ
(۲) يَا عبد الله! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ
(۳) أَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ أَيُّهَا الْأُسْتَاذُ
(۴) هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ ؟	لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتَهُمْ بَلْ بَيْتُنَا
(۵) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابَ أَخِيْكَ ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِيْ
(۶) هَلْ لَكَ أَخٌ يَا خَلِيْلُ ؟	نَعَمْ يَا أُسْتَاذِيْ! لِيْ أَخَوَانِ
(۷) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابَ أَخِيْكَ ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِيْ

[1] ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ رکھو۔

(۸) هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيْرَةُ ؟	نَعَمْ هِيَ أُخْتِيَ الصَّغِيْرَةُ
(۹) أَهٰذَا أَخُوْ مُحَمَّدٍ ؟	لَا! هُوَ أَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(۱۰) أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! أَخُوْ مُحَمَّدٍ لِيْ رَفِيْقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۱۱) هَلْ هٰذَا كِتَابُ أَخِيْ مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِيْهِ
(۱۲) هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ ؟	نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ
(۱۳) هَلْ يَدَاكَ نَظِيْفَتَانِ ؟	نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيْفَتَانِ
(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ	نَعَمْ! وَعِنْدَ أَبِيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(۱۵) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيْكُمْ نَفِيْسَةٌ؟	نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ
(۱۶) هَلْ عَلَيْكَ لَهُ دَرَاهِمُ ؟	نَعَمْ! عَلَيَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِيْ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ
(۱۷) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهُ إِلٰى شِمْلَةَ ؟	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلٰى حَيْدَرْ آبَادْ

(۱۸) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحديث] (۱۹) فِيْ فِيْنَا! أَيْ فِيْ فَمِنَا لِسَانٌ وَأَسْنَانٌ (۲۰) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۱) اِبْنُ أَبِيْ بَكْرِ نِ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللهِ (۲۲) أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (٢٣) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَابْنَاهُ صَالِحُوْنَ (٢٤) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (٢٥) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (٢٦) اَلَيْسَ مِنْكُمْ بِرَجُلٍ رَشِيْدٍ؟ (٢٧) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (٢٨) اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ بتاؤ

(١) هما غلامان صالحان (٢) هما غلاما زيد (٣) هم معلمون (٤) هم معلمو المدرسة (٥) يدا بنت الحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (٦) ان النساء الصالحات معلمات في مدرسة البنات (٧) هذا فرس غلام ابن الوزير (٨) ولد المرءة العاقلة قائم (٩) ابن المرءة العاقل جالس امام المعلم (١٠) بنتا الرجل الصالحة جميلة (١١) ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات؟ (١٢) هل هو قاض عادل؟ (١٣) ارأيت القاضي العادل؟ (١٤) هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة (١٥) ضرب ابو خالد اباحامد (١٦) عثمان رءى زينب عند فاطمة (١٧) يا عبد[1] الكريم هل رءيت معلمي مدرستنا؟

---

[1] لازمی نہیں ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ٣۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عمومًا جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ٦ تنبیہ ٢) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(١) تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
(٢) عبدالرحمن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
(٣) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے
(٤) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے!	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
(٥) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے
(٦) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں!	جی ہاں! لیکن (بل) اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
(٧) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے
(٨) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
(٩) کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیسے ہے ؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھا جائے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِيُ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائینگے۔

(۹) اَلْقَاضِيُ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھینگے؟

(۱۰) اَلْعَالِيُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۳) اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھوگے۔

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہیگی یا فاصلے سے؟

(۱۵) ذُو کا اعراب کیا ہوگا اور اسکے تثنیہ وجمع ومؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اسکی کیا صورت ہوگی؟

(۱۷) مضاف پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟

(۱۹) عَلیٌ کے ساتھ ضمیر ملاکر گردان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسمہ اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) اُن کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَیْنِ (حالت نصبی و جرّی) } یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت ۔
مؤنّث	هٰذِهِ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَیْنِ (حالت نصبی و جرّی) } یہ دو عورتیں	″ یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لیے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذَالِكَ یا ذٰلِكَ } وہ ایک مرد	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَیْنِكَ (حالت نصبی و جرّی) } وہ دو مرد	اُولٰٓئِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے } ۔

	واحد	تثنیه	جمع
مؤنث	تَاكَ یا تِيكَ یا تِلْكَ	تَانِكَ (حالت رفعی) تَيْنِكَ (حالت نصبی وجرّی)	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے

تنبیه ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور لَكَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیه ۲۔ كَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰكَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیه ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے معنی ایک ہی ہیں: ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیه ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہے۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیه کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیه مل کر جملے کا ایک جزو یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

قَاضِينَ۔ عَالِينَ وغیرہ (حالت نصبی وجرّی ہیں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا یعنی قَاضِيَانِ۔ عَالِيَانِ (حالت رفعی ہیں) یا قَاضِيَيْنِ، عَالِيَيْنِ (حالت نصبی وجرّی ہیں)۔

۱۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں۔ اسموں میں مبنی بہت کم ہیں۔ ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مَبْنِيٌّ ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنیات کے اقسام سبق ۵ میں دیکھو۔

تنبیه ۴۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں۔ باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَيِّدٌ	سردار، آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَيِّدَةٌ	ملکہ۔ شریف عورت۔ بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سبک رفتار
حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	چڑیا گھر	كُمَّثْرٰى	امرود

دِیْوَانٌ (ج۔ دَوَاوِیْنُ)	کچہری	مُزَیَّنٌ	آراستہ
دُکَانٌ (ج)	دُکان	مُصَلًّى	نماز کی جگہ۔ عیدگاہ
رَاکِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ج۔ نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ)	اونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار		
سَیَّارَةٌ[1] (ج۔ سَیَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

مشق نمبر ۹ (الف*)

(۱) اَلتِّلْمِیْذُ حَاضِرٌ (۲) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (۳) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْکَلْبُ جَالِسٌ (۴) ضَرَبَ الْوَلَدُ کَلْبًا بِالْحَجَرِ (۵) ح[…] مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (۶) رَأٰی حَامِ[…] اَسَدًا فِیْ حَدِیْقَةِ الْحَیَوَانَاتِ (۷) اَکَلَ [کھایا] یَحْیٰی کُمَّثْرٰی و[…] خَالِدٌ رُمَّانًا (۸) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِکَیْنِ (۹) ذَهَبَ[2] النِّسَاءُ اِلٰی دِهْلِیْ رَاکِبَاتٍ فِی السَّیَّارَةِ (۱۰) رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِیْنَ اِلَى الْمُصَلّٰی لِلصَّلٰوةِ الْعِیْدِ (۱۱) یَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (۱۲) فِی

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔ [2] عاقل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لاسکتے ہیں۔

* اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اسکے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (۱۳) فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ النِّسَاءِ فِی الْجَنَّةِ (۱۴) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاکِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۵) رَأَیْتُ قَاضِیَیْنِ عَادِلَیْنِ جَالِسَیْنِ فِی الدِّیْوَانِ (۱۶) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟ (۱۷) لَا۔ بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (۱۸) فِی الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِیَهْ (۱۹) ذَهَبَ کِلَا الْوَلَدَیْنِ وَکِلْتَا الْبِنْتَیْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِیَةِ (۲۰) رَأَیْتُ خَلِیْلًا وَسَعِیْدًا کِلَیْهِمَا لَاعِبَیْنِ فِی الْمَیْدَانِ (۳۱) اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً[1] لِاُولِی الْاَبْصَارِ۔

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کئے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ۱۴ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) اَلْاَسَاتِذَةُ ______ وَالتَّلَامِذَةُ ______

(۲) ______ جَالِسَةٌ عَلٰی ______

(۳) جَاءَ ______ رَاکِبًا عَلٰی ______

[1] مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذٰلک خبر مقدم ہے جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

(۴) رَأىٰ ـــــ ـــــ حَارِسًا جَالِسًا ـــــ البَابِ

(۵) ـــــ أَنْهَارًا ـــــ فِي الْهِنْدِ

(۶) فِي الْهِنْدِ ـــــ جَارِيَةٌ

(۷) هَلْ ذَهَبَ ـــــ إِلَى ـــــ ؟

(۸) ـــــ أَسَدًا وفِيلًا فِي ـــــ

(۹) ـــــ عَلِيٌّ ـــــ على ـــــ

(۱۰) ـــــ وَ ـــــ رَاكِبَيْنِ ـــــ ـــــ

(۱۱) يَذْهَبُ ـــــ إِلَى ـــــ الظُّهْرِ

(۱۲) ـــــ عُثْمَانَ ـــــ مَكَّةَ ـــــ أَمَامَ الكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک اُونچا پہاڑ (۲) دو گزرے ہوئے مہینے (۳) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴) مکّے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں[1] (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکّے میں آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پہ کھڑے ہیں (۹) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں ۔ (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے ۔

---

[1] جِدًّا

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ
اَلْإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے ۔

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ (وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعي دراصل بَيْتَا[ن]
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبي " بَيْتَ[يْنِ]
أَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جري " "
هُمْ مُعَلِّمُوْ الْوَلَدِ (وہ لڑکے کے معلمین ہیں)	حالت رفعي " مُعَلِّمُ[وْنَ]
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبي " مُعَلِّمِ[يْنَ]
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جري " "

۲. أَبٌ[1] (باپ) أَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی ۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جري
أَبُوْ	أَبَا	أَبِيْ

---

[1] أَبٌ کا تثنیہ أَبَوَانِ یا أَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ [2] تثنیہ أَخَوَانِ یا أَخَوَيْنِ او[ر جمع] إِخْوَانٌ ۔ [3] تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع أَفْوَاهٌ ۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جرّي
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

تنبیه ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا، ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ۔ ذِيْ مَالٍ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن۔ مؤنث ذَوَاتَانِ؛ ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، ذَوَامَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْمَالٍ۔ ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیه ۲۔ اَبٌ۔ اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں، اَبِيْ (میرا باپ) اَخِيْ (میرا بھائی)، فَمِيْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو ان میں سے پہلے کو حسب دستور مضاف الیه سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیه کی طرف اشارہ کرتی ہو، بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُيُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جاتے تو یہ صورتیں ہونگی[1]۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	كِتَابُهٗ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیه	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہُ پڑھیں؛ عَصَايَ (میری لاٹھی) عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔ دیکھو ان کی گردانیں۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیه	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

[1] حاشیے اگلے صفحہ پر۔

اسی طور بِ کے ساتھ مِلا کر، بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

" مِن " " مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ " مِنِّيْ، مِنَّا "

" عَلٰی " " عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ " عَلَيَّ، عَلَيْنَا "

" اِلٰی " " اِلَيْهِ (اس کی طرف) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ " اِلَيَّ، اِلَيْنَا "

تنبیہ ۱- لِ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہیے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِيْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہیے:-

هُمْ اور كُمْ کے جب کوئی اسم معرّف باللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمّہ ـُ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو۔ لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ۔

۵- مرکب اضافی پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ ـَ پڑھتے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) لہ یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں ٢ه اس ایک مرد کی کتاب۔

٣ه اس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

ہیں، يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

تنبیہ ۲- حروفِ ندا کئی ہیں۔ جن میں سے يَا زیادہ مستعمل ہے۔

جس اسم پر حرفِ ندا داخل ہو اُسے مُنادٰی کہتے ہیں۔

مُنادٰی مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہیے، يَا زَيْدُ (اے زید)، يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی نقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

منادٰی معرّف باللّام ہو تو يَا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکر کے لیے) اور اَيَّتُهَا (مونث کے لیے) لگانا چاہیے، يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی يَا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادٰی پر داخل کرتے ہیں، اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے۔	اَمَامٌ	آگے
		اِنَّا (= اِنَّنَا)	بیشک ہم
بَنُوْهَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے۔	سِنٌّ (الف)	دانت
		صِهْرٌ	سُسرا
خَتَنٌ	داماد	قَبِيْلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان

خَلْفٌ	پیچھے	عِنْدَ	{یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے} پاس
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	لِسَانٌ	زبان۔ بولی
دِینَارٌ (ج۔ دَنَانِیرُ)	اشرفی	مَحْیَا	زندگی۔ جینا
ذَهَبٌ	سونا	مَمَاتٌ	موت۔ مرنا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	نُسُكٌ	عبادت۔ قربانی
رَشِیدٌ	ٹھیک سمجھ والا	وَسِخٌ	میلا
سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت		

مشق نمبر ۱[۱]

(۱) یَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِیمِ؟	لَا! بَلِ اسْمِي عَبْدُ اللهِ أَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ
(۲) یَا عبدَ الله! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ؟	نَعَمْ یَا سَیِّدَتِي! نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ
(۳) أَهٰذَا كِتَابُكَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ هٰذَا كِتَابِي أَیُّهَا الْأُسْتَاذُ
(۴) هَلْ هٰذَا بَیْتُ رُفَقَائِكَ؟	لَا! لَیْسَ هٰذَا بَیْتَهُمْ بَلْ بَیْتُنَا
(۵) أَلَیْسَ هٰذَا كِتَابَ أَخِیكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِي
(۶) هَلْ لَكَ أَخٌ یَا خَلِیلُ؟	نَعَمْ یَا أُسْتَاذِي! لِي أَخَوَانِ
(۷) أَلَیْسَ هٰذَا كِتَابُ أَخِیكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِي

۱؎ ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ رکھو۔

(۸) هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِیرَةُ؟	نَعَمْ هِيَ أُخْتِي الصَّغِیرَةُ
(۹) أَهٰذَا أَخُو مُحَمَّدٍ؟	لَا! هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(۱۰) أَرَأَیْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ! أَخُو مُحَمَّدٍ لِي رَفِیقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۱۱) هَلْ هٰذَا كِتَابُ أَخِي مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِیهِ
(۱۲) هَلْ رَأَیْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ؟	نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ
(۱۳) هَلْ یَدَاكَ نَظِیفَتَانِ؟	نَعَمْ! یَدَايَ نَظِیفَتَانِ
(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ	نَعَمْ! وَعِنْدَ أُخْتِي سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(۱۵) هَلْ ثِیَابُ مُعَلِّمِیكُمْ نَفِیسَةٌ؟	نَعَمْ! ثِیَابُهُمْ نَفِیسَةٌ
(۱۶) هَلْ عَلَیْكَ لَهُ دَرَاهِمُ؟	نَعَمْ! عَلَيَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِيَ عَلَیْهِ دَنَانِیرُ
(۱۷) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهُ إِلٰى شِمْلَةَ؟	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلٰى حَیْدَرْآبَادَ

(۱۸) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحدیث] (۱۹) فِي فِینَا أَيْ فِي فَمِنَا: لِسَانٌ وَأَسْنَانٌ (۲۰) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۱) ابْنُ أَبِي بَكْرٍ نِ الْكَبِیرُ عَبْدُ اللهِ (۲۲) أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا

رَسُوْلُ اللهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (٢٣) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَابْنَاهُ
صَالِحُوْنَ (٢٤) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ
(٢٥) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (٢٦) اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ؟
(٢٧) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (٢٨) اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ بتاؤ

(١) هماغلامان صالحان (٢) هماغلامازيد (٣) هم معلمون (٤) هم معلموالمدرسة (٥) يدابنت الحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (٦) ان النساء الصالحات معلمات في مدرسة البنات (٧) هذا فرس غلام ابن الوزير (٨) ولدالمرءة العاقلة قائم (٩) ابن المرءة العاقل جالس امام المعلم (١٠) بنتا الرجل الصالحة جميلة (١١) ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات؟ (١٢) هل هو قاض عادل؟ (١٣) ارأيت القاضي العادل؟ (١٤) هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة (١٥) ضرب ابوخالد اباحامد (١٦) عثمان رءى زينب عند فاطمة (١٧) ياعبد[1] الكريم هل رءيت معلمي مدرستنا؟

---

[1] لازمی نہیں ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ٣۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عمومًا جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ٦ تنبیہ ٢) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(١) تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
(٢) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
(٣) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
(٤) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے!	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
(٥) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
(٦) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَلْ) اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
(٧) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔
(٨) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
(٩) کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کسے کہتے ہیں؟
(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟
(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب؟
(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔
(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟
(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔
(۸) اَلْقَاضِيْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائینگے۔
(۹) اَلْقَاضِيْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھینگے؟
(۱۰) اَلْعَالِيْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔
(۱۱) اسم مبني کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔
(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟
(۱۳) اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھوگے؟
(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہیگی یا فاصلے سے؟
(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اسکے تثنیہ وجمع ومؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟
(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اسکی کیا صورت ہوگی؟
(۱۷) مضاف پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟
(۱۸) ضمیریں مضاف الیه واقع ہوں تو انہیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟
(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملاکر گردان کر

اَلدَّرْسُ الثَّانِی عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسمِ اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ا
کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیه	جمع
مذکّر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَيْنِ (حالت نصبی وجرّی) } یہ دو مرد	هٰٓؤُلَاءِ یہ بہت مـ
مؤنّث	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَيْنِ (حالت نصبی وجرّی) } یہ دو عورتیں	〃 یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لیے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے)
ان کی عام صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیه	جمع
مذکّر	ذَاكَ یا ذٰلِكَ } وہ ایک مرد	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَيْنِكَ (حالت نصبی وجرّی) } وہ دو مرد	اُولٰٓئِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے } وہ سب مـ

	واحد		تثنیہ		جمع	
مؤنث	تَاكَ یا تِیكَ یا تِلْكَ	[illegible]	تَانِكَ (حالت رفعی) تَیْنِكَ (حالت نصبی وجری)	[illegible]	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے	[illegible]

تنبیہ ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور
كَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲۔ كَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰكَذَا (ایسا ہی)
بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) اس کو
کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدل دیتے
ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں
ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے
معنی ایک ہی ہیں: ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے)
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہے۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم
اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر جملے کا ایک جز یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول
ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

۳۔ مشارٌ الیہ ہمیشہ معرّف باللّام یا مضاف ہوگا۔

۴۔ اگر مشار الیہ معرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیئے
جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ
کے بعد لانا چاہیئے جیسے كِتَابُكُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)، اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا
(بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جاتے اور کہا جاتے هٰذَا
كِتَابُكُمْ تو اس کے معنی ہونگے "یہ تمہاری کتاب ہے" اس صورت میں
"كِتَابُكُمْ" مشارٌ الیہ نہیں بلکہ خبر ہے اسی لیے جملہ پورا ہو جاتا ہے۔
(جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ) کے جملے میں مبتدا واقع ہو تو کبھی
الف) اگر خبر معرّف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان
ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو جیسا کہ سبق ۶ جملہ اسمیہ کے
بیان میں تم نے پڑھا ہے): هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے) أُولٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہیں)۔
ان مثالوں میں مشارٌ الیہ مقدّر[1] ہے گویا دراصل یہ ہے هٰذَا الشَّيْءُ

[1] دل میں پوشیدہ

هُوَ الْكِتَابُ۔ اُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

ب) اگر خبر معرف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں۔ هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے) اِس مثال میں بھی مشارٌ الیہ مقدّر ہے۔

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے) البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں، هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذٰلِكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہ ہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ ۵۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ اِن دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ ٦۔ هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَالِكَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہے۔ ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

تِيْنٌ	انجیر	لَارَيْبَ	کچھ شک نہیں
حُمْرَةٌ	سُرخی	عَمٌّ (الف)	چچا
خَالٌ (الف۔ اَخْوَالٌ)	ماموں	عَمَّةٌ	پھوپھی
خَالَةٌ	خالہ	اَلْمُتَّقِيْ	پرہیزگار
رَيْبٌ	شک	مَطْلُوْبٌ	مقصود
مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ	قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اُس نے کہا
هُدًى	ہدایت	قَالَتْ (" مونث)	اس عورت نے کہا
وَجْهٌ (ب)	منہ	كَاَنَّ	گویاکہ۔جیساکہ

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ (۲) هٰذِهِ امْرَاَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهٗ (٦) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰) اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؛ (۱۱) ذَالِكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَ تِلْكَ الْمَرْاَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهِ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴) لُحَتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵) هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱٦) تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷) فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۹) اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰) قِيْلَ [کہا گیا] اَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟ (۲۱) قَالَتْ كَاَنَّهٗ [گویا کہ وہ] هُوَ (۲۲) اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (۲۳) فَذَانِكَ بُرْهَانَا

ما

گا ـ گا

سنگی - ۲

مِنْ رَبِّكَ اِلٰی فِرْعَوْنَ [دیکھو سبق ۱۰-۷] (۲۴) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست [جمع] دولتمند ہیں (۴) پادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونوں بھائی ہیں (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں (۱۰) یہ [ایک] اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں (۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اس کی ماں۔

سوالات نمبر ۶

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرّف باللام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیئے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟ كِتَابُكُمْ هٰذَا اور هٰذَا كِتَابُكُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے۔

(۸) ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹) ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے لِ میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱ - مَنْ (کون) مَا (کیا) مَاذَا (کیا) اَيْشَ[ے] (کیا)، اَيٌّ (کونسا) اَيَّةٌ (کونسی) كَمْ (کتنا - کتنی)، كَيْفَ (کیسا - کیسی)، اَيْنَ (کہاں)، مَتٰی (کب) لِمَا (کیوں) لِمَاذَا (کیوں) اَنّٰی (کہاں سے - کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَيٌّ اور اَيَّةٌ کے سوا سب مبني ہیں (دیکھو سبق ۹ - ۱۰)۔

تنبیہ ۲۔ سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ هَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں۔ یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے اور اسماء استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲ - اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں، مَنْ اَبُوكَ

ے دراصل اَيَّ شَيْءٍ۔

(تیرا باپ کون ہے) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے، کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب ہے) یا اسم استفہام پر لِ (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لاسکتے ہیں۔ لِمَنْ اُلْکِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟) لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)۔

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسماء استفہام کے شروع میں لگتے جاتے ہیں، لِمَنْ (کس کا) لِمَا (کس کا) بِکَمْ (کتنے میں) اِلیٰ اَیْنَ (کہاں کو) مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلیٰ مَتیٰ (کب تک) مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے) مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے) عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔ کس چیز کی نسبت) فِیمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیمَا سے فِیمَ ہو جاتا ہے۔

۵۔ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں، اَیُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد) اَیَّۃُ مَرْأَۃٍ یا اَیَّۃُ النِّسَاءِ (کونسی عورت) سمجھ لو اَیُّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرّف باللام جمع۔

۶۔ کَمْ کے بعد "اسم منصوب" اور واحد ہوتا ہے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَکُمْ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟) کَمْ سَنَۃً عُمْرُكَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟)

۷۔ کَمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِیَّہ کہتے ہیں۔ اس وقت اُس کے معنی ہونگے "کتنی ایک" یا "بہتیرے" "زیادہ"

کَمْ خَبَرِیَّہ کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی جمع جیسے کَمْ عَبْدٍ یا عبید اَعْتَقْتُ (میں نے بہتیرے غلام آزاد کر دیئے)۔

کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریّہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال ہوتا ہے: کَمْ مِنْ رُبِّیَّۃٍ عِنْدَكَ ؛ کَمْ مِنْ دِینَارٍ یا دَنَانِیرَ صَرَفْتُهُ عَلَی الْفُقَرَاءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

اَمْرٌ	کام حکم	عَصَا	لاٹھی
بَیْنَ	درمیان	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
حِبْرٌ	سیاہی	قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل۔ سیسہ کا قلم
خَمْسَۃٌ	پانچ	قَهَّارٌ	زبردست
رُبِّیَّۃٌ	روپیہ	وَاحِدٌ	ایک
سَمِینٌ (ج)	فربہ	یَمِینٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
ضَرُورِیٌّ	ضروری	یَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَافِیَۃٌ	آرام		

لہ غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جرّی میں فتحہ دیا گیا۔

مشق نمبر ١٢ (الف)

(١) مَا هٰذَا ؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ
(٢) وَمَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ قَلَمُ الْحِبْرِ
(٣) مَا هٰذِهٖ ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ
(٤) وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ ؟	فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ
(٥) مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ ؟	هٰذَانِ عَمِّيْ وَخَالِيْ
(٦) وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا ؟	تِلْكَ اُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ
(٧) اَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ ؟	ذَاكَ اَخِي الْكَبِيْرُ حَامِدٌ
(٨) مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ ؟	هٰؤُلَاءِ اَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(٩) مَنْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ
(١٠) اَيْنَ اَخُوْكَ الصَّغِيْرُ ؟	هُوَ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
(١١) مَتٰى ذَهَبَ ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ
(١٢) لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟	هٰذَا هُوَ كِتَابِيْ
(١٣) مَنْ رَبُّكَ ؟	اَللّٰهُ رَبِّيْ
(١٤) مَنْ نَبِيُّكَ ؟	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَبِيِّيْ
(١٥) مَا دِيْنُكَ ؟	اَلْاِسْلَامُ دِيْنِيْ

مشق نمبر ١٢ (ب)

(١) مَا اسْمُكَ يَا وَلَدُ ؟	اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ
(٢) مَا اسْمُ اَبِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ؟	اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
(٣) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ
(٤) اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ
(٥) كَيْفَ حَالُكُمْ ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ
(٦) كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدُ ؟	لِيْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ
(٧) كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟	يَا سَيِّدِيْ خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ الْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ
(٨) كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ ؟	لِيْ اُخْتَانِ وَاَخٌ وَاحِدٌ
(٩) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً
(١٠) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا ؟	اَنَا جَالِسٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ
(١١) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ؟	هِيَ عَصَايَ
(١٢) قَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
(١٣) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(١٤) مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟	اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر ۱۲ (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

(۱) مَا هٰذَا ؟

(۲) مَا هٰذِهٖ ؟

(۳) مَا ذَاكَ ؟

(۴) مَا تِلْكَ ؟

(۵) مَنْ هٰذَا ؟

(۶) مَنْ هٰذَانِ ؟

(۷) مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟

(۸) اَيْشَ اسْمُكَ ؟

(۹) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ ؟

(۱۰) مَا اسْمُ اَخِيْكَ ؟

(۱۱) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟

(۱۲) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ ؟

(۱۳) كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ ؟

(۱۴) بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ ؟

(۱۵) اَيْنَ اَبُوْهَا ؟

(۱۶) اَرَأَيْتَ اَبَاهَا ؟

(۱۷) اَرَأَيْتَ بَيْتَ اَبِيْهَا ؟

(۱۸) اَيَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ ؟

(۱۹) كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ ؟

(۲۰) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلَى بَمْبَائِيْ ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو؟	جناب (یا سیّدي) میں حامد ہوں۔
(۲) تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟	میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے۔
(۳) عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔
(۴) تمہارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے۔
(۵) اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
(۶) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں۔
(۷) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس لڑکے حاضر ہیں۔
(۸) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں
(۹) یہ کتاب کتنے کی ہے؟	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
(۱۰) خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب میرے دو بھائی ہیں۔
(۱۱) یہ چھوٹا کتا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کتا ہے۔
(۱۲) ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں
(۱۳) تیرا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں جملہ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملہ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔

جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیہ کہو جیسے

انشائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) حَامِدٌ جَالِسٌ
مبتدا خبر

(۲) عَلِیٌّ رَجُلٌ سَخِیٌّ
مبتدا موصوف صفت ملکر خبر

(۳) مَنْ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ
اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر) } جملہ اسمیہ استفہامیہ

(۴) هَلْ کَتَبَ زَیْدٌ مَکْتُوبًا اِلٰی خَالِدٍ؟
حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل) } جملہ فعلیہ استفہامیہ

سوالات نمبر

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟

(۲) استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

(۳) اسماء استفہام میں کونسا لفظ معرب ہے؟

(۴) کَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۵) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

(۶) عَمَّ اور فِیْمَ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؟ هل هو عملك؟

وایة مروة قائمة عند باب دارك ولماذا؟ ومن عن يمينها؟ هل ولدها الكبير؟ كم لك من الناقات يا صالح وكم لك من البقرات كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة؟ هل ارسل محمود مكتوبا إلى ابيه؟ نعم يا سيدى كم[1] مكتوب ارسل محمود الى ابيه لكن ما جواب من عنده.

الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا ہوتا ہے، کَتَبَ (اس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا، یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)۔ بعض علماء نے صرف امرِ حاضر (اُکْتُبْ، لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲۔ حروفِ اصلیہ[2] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں، کَتَبَ (اس نے لکھا) بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں، تَرْجَمَ (اس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ا۔ لفظ کے حروفِ اصلیہ کو مادّہ کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغہ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادے کے حروف

---

[1] کم خبریہ ہے

[2] حروفِ اصلیہ اور حروف زوائد کا بیان سبق ۸ میں گذر چکا ہے۔

جَلَسَ يَجْلِسُ جَالِسٌ

رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروف اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اس نے لکھا" ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے۔

تَعَلَّمُوا الْكِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو) اَلْكِتَابَةُ کَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اس نے سنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہوگا۔

اَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوفُ

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کل صیغے حسب ذیل ہیں۔

جمع	تثنیہ	واحد	دائیں سے بائیں پڑھو	
كَتَبُوْا (اُن بہت مردوں نے لکھا)	كَتَبَا (ان دو مردوں نے لکھا)	كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا)	مذکر	غائب
كَتَبْنَ (اُن بہت عورتوں نے لکھا)	كَتَبَتَا (ان دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا)	مؤنث	غائب

جمع	تثنیہ	واحد	دائیں سے بائیں پڑھو	
كَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں	كَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا)	كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا)	مذکر	حاضر
كَتَبْتُنَّ (تم بہت عور	كَتَبْتُمَا (تم دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا)	مؤنث	حاضر
كَتَبْنَا × (ہم بہت مردوں	كَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا)	كَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا)	مذکر	متکلم
″ × (ہم بہت عورتوں	″ × (ہم دو عورتوں نے لکھا)	″ × (میں ایک عورت نے لکھا)	مؤنث	متکلم

تنبیہ ۲۔ کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ كَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اس کے دہرانے کا رواج پڑ گیا ہے جہاں ایسا نشان × ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳۔ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو ضمائر مرفوعہ متصلہ کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴۔ كَتَبَتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں۔ كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوْبَ (استانی نے خط لکھا) اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت ان کا تلفظ نہ کریں۔ اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا

فَعَالَةٌ

اَلْمَکْتُوْبَ ۔ اَلرِّجَالُ کَتَبُوا الْمَکْتُوْبَ ۔

۵ ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں ۔

شَرِبَ (اس نے پیا)، شَرِبَا ، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک ۔

کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) کَرُمَا ، کَرُمُوْا سے کَرُمْنَا تک ۔

۶ ۔ فَعَلَ ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں ۔ ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے ۔ کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا) کَرُمَ سے کُرِمَ ۔

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے ۔ اسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اسی کو رفع دیتے ہیں ، شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا) اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے ؟

۷ ۔ ماضی پر لفظ مَا[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے ؛ مَا کَتَبَ (اس نے نہیں لکھا) ، مَا شَرِبَ (اس نے نہیں پیا) ۔

۸ ۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت

---

[1] مانافیہ ہے ۔

بقرة

نہیں ، قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)

۹ ۔ چھٹے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہے ۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے ۔ جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھو سبق ۱۰) اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا ان کے باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں ۔ جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ) فِی الْبَیْتِ (گھر میں) اَلْیَوْمَ (آج وغیرہ) کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلقات ہیں ۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے ۔

۱۰ ۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا ۔ (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع) البتہ فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ ، کَتَبَ وَلَدٌ ، کَتَبَ وَلَدَانِ ، کَتَبَ اَوْلَادٌ ، کَتَبَتِ ابْنَةٌ کَتَبَتِ ابْنَتَانِ اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ ۔ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل سبق[1] ۱۸ میں لکھی جائے گی ۔ —

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ ۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ

---

[1] دوسرا حصہ

اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کرلیں خصوصًا مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

أَكَلَ (يَأْكُلُ)	کھانا	تَرَكَ (يَتْرُكُ)	چھوڑنا
بَعَثَ (يَبْعَثُ)	بھیجنا	خَرَجَ (يَخْرُجُ)	نکلنا
دَخَلَ (يَدْخُلُ)	داخل ہونا	فَتَحَ (يَفْتَحُ)	فتح کرنا۔ کھولنا
طَلَبَ (يَطْلُبُ)	مانگنا، بلانا	فَرِحَ (يَفْرَحُ)	خوش ہونا
طَلَعَ (يَطْلُعُ)	طلوع ہونا	فَهِمَ (يَفْهَمُ)	سمجھنا
غَرَبَ (يَغْرُبُ)	غروب ہونا	قَتَلَ (يَقْتُلُ)	قتل کرنا
غَلَبَ (يَغْلِبُ)	غالب ہونا	نَجَحَ (يَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

أَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام۔ خادم
اَلَّذِيْنَ	جو لوگ۔ وہ لوگ جو	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی۔ خوش ہونا
اَلْآنَ	ابھی	فِئَةٌ	گروہ۔ جماعت
إِلَى الْآنَ	اب تک	قَوْلٌ (الف)	بات
تَمْرِيْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	كَأَنَّمَا	گویا کہ
جَنَّةٌ	باغ	كَمَا	جیسا کہ

جَمِيْعٌ	سب کے سب	لِأَنَّ	اس لیے کہ
زَرْعٌ (ب)	کھیتی	اَلْمُسْتَشْفٰى،	شفاخانہ ہسپتال
سَارِقٌ	چور	مَرِيْضٌ (ج۔ مَرْضٰى)	بیمار
شَهَادَةٌ	گواہی۔ سند	إِلَّا	مگر
طَعَامٌ	کھانا	فَ	تو۔ پھر۔ کیونکہ
اَلْعَامُ	سال۔ سال رواں	جُزْءٌ	ٹکڑا۔ پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ[1]	اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ[2]
هُوَ (۱) رَشِيْدٌ) قَرَءَ الْقُرْاٰنَ قَرَءَ رَشِيْدُ نِ الْقُرْاٰنَ	هُوَ (۱) اَلْقُرْاٰنُ) قُرِءَ قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (۱) رَجُلَانِ) قَرَءَ اكِتَابًا	هُمَا (۱) رَجُلَانِ) طُلِبَا
هُمْ (۱) اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (۱) اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا
هِيَ (۱) بِنْتٌ) كَتَبَتْ مَكْتُوْبًا	هِيَ (۱) بِنْتٌ) طُلِبَتْ
هُمَا (۱) بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ	هُمَا (۱) بِنْتَانِ) طُلِبَتَا
هُنَّ (۱) اَلْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ	هُنَّ (۱) اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ
اَنْتَ اَكَلْتَ تُفَّاحًا	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰى لاهور

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ [2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

اَنتُمَا اَکَلتُمَا رُمَّانًا	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلیٰ کَرَاتشِی (کراچی)
اَنْتُمْ اَكَلتُمْ بِطِّيخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلیٰ مَکَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَی الْبَيْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَی الْمُسْتَشْفیٰ
اَنَا شَرِبْتُ مَاءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلیٰ دِهْلی
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلیٰ کلکتّہ

مشق نمبر ۱۳ (ب)

(۱) یا رشید! هل قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ؟	نعم یا سیدی قرأتُ جُزْءًا مِنْهُ
(۲) هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوبَ اِلیٰ ابیك؟	نَعَمْ كَتَبْتُ الْبَارِحَةَ
(۳) مَتیٰ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَی الْاٰنَ
(۴) هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ
(۵) ماذا اَكَلْتِ الْيَوْمَ يا مَرْيَمُ؟	يَا سَيِّدِیْ اَكَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ
(۶) اِلیٰ اَيْنَ بُعِثَ ابوكَ؟	بُعِثَ اَبِیْ اِلیٰ اِلٰہ آباد
(۷) مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟	هِیَ اُمِّیْ دَخَلَتِ الدَّارَ
(۸) وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا اَخَوَایَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ
(۹) مَنْ ضَرَبَ اَخَوَيْكَ[1]؟	ضَرَبَتْهُمَا اُمِّیْ

[1] اَخٌ کا تثنیہ اَخَوَانِ، اَخَوَيْنِ۔

(۱۰) هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا۔ مَا فُتِحَ اِلَی الْاٰنَ
(۱۱) لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَرَشِيدٌ؟	لِاَنَّ هُمَا نَجَحَا فِی الْاِمْتِحَانِ
(۱۲) كَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَدًا فِیْ هٰذَا الْعَامِ
(۱۳) هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَا فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ
(۱۴) لِمَ مَا فَهِمْتُمْ كَلَامِیْ؟	لِاَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِیٌّ
(۱۵) لِمَ طُلِبْتَ فِی الدِّيْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ
(۱۶) لِمَ بُعِثْتِ اِلَی الْمُسْتَشْفیٰ يَا اُخْتِیْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِيْضِ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضیٰ)

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) كَمْ [خبریہ] مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲) مَنْ
قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا
(۳) كَمْ [خبریہ] تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ [شاندار مقامات]
(۴) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۵) فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ
(۶) فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ (۷) كُتِبَ [فرض کیا گیا] عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۸) وَاِذَا[1] الْمَوْءٗدَةُ[2] سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

[1] جب۔ [2] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی)

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۔ اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

(١) حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
(٢) تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
(٣) تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
(٤) تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
(٥) آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا۔
(٦) مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں۔
(٧) وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔
(٨) تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے
(٩) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
(١٠) تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی
(١١) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)	جناب! شیر کو میں نے مارا
(١٢) تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ
اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

١۔ جس فعل میں زمانہ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارےگا)۔

٢۔ ی، ت، ا، اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد غائب کا پہلا حرف ساکن کرکے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگا کر آخر میں رفع ـُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے يَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ۔ مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

دائیں سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)	يَفْتَحَانِ	يَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	يَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	يَفْتَحْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولیگا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِيْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	أَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	تَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	〃 (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	〃	〃

٣۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے۔ يَفْعَلُ، يَفْعِلُ

اور یَفعُلُ، فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ، ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ لکھی جاتی ہے گی۔

تنبیہ ۱۔ تَفْتَحُ اور تَفْتَحَان گردان میں کئی جگہ آتے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ دو۔ یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)، یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ، یَکْرُمُ سے یُکْرَمُ۔

۵۔ مضارع مُثبَت کو مَنفِی بنانے کے لیے اکثر لَا لگایا جاتا ہے کبھی مَا بھی لگا دیتے ہیں، لَا یَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَا یَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگا دیں: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لو گے)۔

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہے۔ عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالت نصبی میں ہوتا ہے اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھو درس ۱۱) صرف واحد متکلم میں ـِی کی جگہ نِی لگانا پڑتا ہے۔

ضَرَبَهُ (اس نے اس کو مارا) ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِی ضَرَبَنَا تک یَضْرِبُهُ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا) یَضْرِبُهُمَا سے یَضْرِبُنِی یَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہو۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا) ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

۸۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں۔

اِیَّاهُ (اسی ایک مرد کو)، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ، اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمْ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور حصر پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ ان کو فعل پر مقدم کر دیں: اِیَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

خَلَقَ (يَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (يَعْمَلُ)	کرنا۔ عمل کرنا
رَفَعَ (يَرْفَعُ)	اُٹھانا۔ بلند کرنا	فَطَرَ (يَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَأَلَ (يَسْأَلُ)	پوچھنا۔ سوال کرنا	فَعَلَ (يَفْعَلُ)	کرنا۔
ظَلَمَ (يَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَكَ (يَمْلِكُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (يَعْبُدُ)	پُوجنا۔ بندگی کرنا	نَظَرَ (يَنْظُرُ)	دیکھنا

إِبِلٌ (اسم جنس)	اُونٹ	أَهَمُّ	بہت توجہ کے قابل۔ بہت ضروری
إِنَّمَا	صرف۔ اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِيءٌ	بری۔ الگ	مَسَاءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	خَسَرٌ	نقصان
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا ۔ قرآن کا پارہ	عَابِدٌ	پُوجنے والا
		قَهْوَةٌ	کافی
جَرِيدَةٌ (ج جَرَائِدُ)	اخبار	مَعَاذَ اللهِ	خدا کی پناہ۔ خدا بچائے
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	إِيْ وَاللهِ (اس کا مختصر إِيْوَ)	خدا کی قسم
رَادِيُو	ریڈیو		
أَمْسِ	کل (جو دن گزر گیا)	وَجَعٌ	درد
غَدًا	کل (جو دن آنیوالا ہے)	يَتِيمٌ (ج يَتَامىٰ)	جس بچے کا باپ گذر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱)	هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ ؟	نَعَمْ أَفْهَمُهُ قَلِيلًا
(۲)	مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ ؟	تَكْتُبُهُ أُخْتِيْ مَرْيَمُ
(۳)	مَاشَاءَ اللهُ ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَأَنْتَ لَا تَكْتُبُ	يَا سَيِّدِي : أَنَا لَا أَكْتُبُ لِأَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجَعٌ
(۴)	إِلىٰ أَيْنَ تَذْهَبُ يَا أَحْمَدُ ؟	أَنَا أَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ
(۵)	مَتىٰ تَرْجِعُ مِنَ السُّوقِ	سَأَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ
(۶)	يَا أَوْلَادُ ! أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ ؟	يَا سَيِّدَنَا نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْأَدَبِ
(۷)	هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ	نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَةَ
(۸)	هَلْ بَعَثْتُمْ إِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ	لَا ! بَلْ نَبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ
(۹)	مَنْ طَلَبَكُمْ إِلىٰ بُمْبَاي (بمبئی)	طَلَبَنَا أَبُوْنَا إِلىٰ بُمْبَاي
(۱۰)	هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ ؟	اللهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ
(۱۱)	مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ ؟	إِنَّمَا أَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِيْ
(۱۲)	هَلْ رَأَيْتُمُوْنَا أَمْسِ فِي الْجَامِعِ ؟	لَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَاكُمْ هُنَالِكَ
(۱۳)	هَلْ تَسْمَعُ أَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ ؟	إِيْ وَاللهِ أَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً

(۱۴) وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ ؟	كَيْفَ لَا أَقْرَءُهَا وَهِيَ مِنْ أَهَمِّ الْأُمُوْرِ
(۱۵) مَاذَا تَعْلَمُ فِي هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ ؟	مَعَاذَ اللهِ مِنْ شَرِّهَا۔ فَإِنَّهَا نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِي أَخَذَتْ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ

مشق نمبر ۱۴ (ب) مِنَ الْقُرْآن

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲) لِيْ
عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ وَأَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيْءٌ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ
(۳) إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
(۴) قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى
ظُلْمًا (ناجائز طور پر) إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (۶) وَمَا لِيَ[1] لَا أَعْبُدُ الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ ؟ (۷) أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ؟ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ
رُفِعَتْ ؟ (۸) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَا أَنْتُمْ
عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ۔ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (= دِيْنِيْ) (۹) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے۔ مَالِیَ کے معنی ہوں گے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے [2] مَا موصولہ ہے یعنی "جو" "جس کو"۔

(۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
(۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے
(۴) دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا؟
(۵) کیا تو آج تفریح کے لیے جائیگا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤنگا۔
(۶) محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائیگا۔
(۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے
(۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں
(۹) ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے
(۱۰) کیا تم ہر روز[1] قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے

عربی میں ایک خط

أَنَا أَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا إِلٰى أَخِي الصَّغِيْرِ وَكَتَبْتُ فِيْهِ :-

أَيُّهَا الْأَخُ الْعَزِيْزُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

أَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا[2] تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ قَرَأْتُ وَرَ
الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْأَدَبِ فِيْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْآنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا
لِسَانَ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا أَكْتُبُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا فِي الْعَرَبِيِّ۔ وَسَنَبْدَأُ[3] (إِنْ شَاءَ ا
تَعَالٰى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

[1] كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز [2] جب [3] بَدْءٌ = شروع کرنا۔

يَا أَخِيْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؛ فَإِنَّهٗ سَهْلٌ جِدًّا. لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[1] فِي الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ. نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا. وَسَتَعْلَمُ أَنْتَ إِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ أَنَّ الْعَرَبِيَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا[2] يَحْسَبُهُ الطَّالِبُوْنَ.

أَطْلُبُ مِنَ اللهِ تَعَالَى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ. اٰمِيْنَ. وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ

عَبْدُ الرَّحْمٰن

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۲) فعل میں عموماً حروفِ اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) لفظ کا مادہ کسے کہتے ہیں؟

(۴) افعال مجرد میں کونسا صیغہ محض مادے کے حروف سے بنتا ہے؟

(۵) افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل

[1] جو کتابیں رائج ہیں [2] جیسا کہ خیال کرتے ہیں اسکو

کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

(۹) فاعل کی وحدت و جمع و تذکیر و تانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

(۱۱) ضَرَبَهٗ میں ہ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

(۱۲) اِيَّاكَ کیا لفظ ہے؟

(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جاتا ہے اور منفی کس طرح؟

(۱۴) فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۵) علاماتِ مضارع کیا ہیں؟

(۱۶) تَكْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَكْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۱۷) مضارع میں کون کونسا زمانہ پایا جاتا ہے؟

(۱۸) سَ یا سَوْفَ لگنے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تم الجزء الاول من كتاب تسهيل الادب في لسان العرب فالحمد لله ويليه الجز

الحمد للہ، عربی کا معلم حصہ اول بعونہ تعالٰے ختم ہوا۔ اب دوسرا حصہ سبق ۱۶ سے شروع ہو

علمِ قراءت

اور

قرّاءِ سبعہ

علمِ قرارت کی تاریخ ومبادی، نامور قُرّاءِ سبعہ اور اُن کے چودہ۱۴ جلیل القدر راویوں کے حالات و کمالات اور اختلافِ قرارات کے اصول و قواعد

از

مولانا قاری ابوالحسن اعظمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند

ناشر

اِدارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

16800 +
5540
5600

Darlarhead

11480

Deltabh medicine

1759

1389

2600

99169

(1349)